قاتل کا بدلہ

Posted on
ناول مہر
NOVEL-E-MEHAR
قاتل کا بدلہ
از قلم بنت فہیم
ناول مہر
www.novelemehar.online

پیش لفظ

محبت لفظ کی تشریح اگر میں آپ پر چھوڑ دوں تو شاید آپ میں سے زیادہ تر لوگ یہی کہیں گے کہ یہ کسی لڑکے اور لڑکی کے درمیان ہونے والا جذبہ ہے۔

آج بھی اگر ہم کسی کو بتائیں کہ ہمیں محبت ہے، تو اس کے ذہن میں سب سے پہلا خیال یہی آتا ہے کہ شاید اسے کوئی پسند ہے۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ محبت کا احساس ہر رشتے میں موجود ہوتا ہے۔

بس ہم اسے دیکھنا نہیں چاہتے۔

اسی لیے اس ناول کو لکھنے سے پہلے میں نے طے کیا تھا کہ عام ناولوں کی طرح اس میں لڑکا—لڑکی کی محبت نہیں دکھاؤں گی۔

یہ کہانی محض جرم اور بدلے کی داستان نہیں

یہ وہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں انصاف کی راہیں اندھی ہو جائیں،

اور انتقام اپنا راستہ خود تراش لے۔

تواب دیر نہ کریں،

ورنہ گھر والے آپ کو تلاش کرنے لگیں گے

دروازہ کھولیے

اس دروازے کو، جس کے پیچھے ہر کردار کا اپنا راز ہے،

اپنا خوف، اپنی خاموشی، اپنی کمزوری۔

اور آخری بات۔۔۔۔۔۔

ہر سچ کی ایک قیمت ہوتی ہے۔

اس کہانی میں میں نے اس قیمت کا نام خون رکھا ہے۔

NOVEL-E-MEHAR

صفحہ پلٹیے۔۔۔۔۔

چند نئے کردار آپ کی آمد کے منتظر ہیں۔

از قلم بنت فہیم۔۔۔

پہلا حصہ:

انسانوں کے وسیع سمندر میں

ہر انسان جزیرے کی طرح تنہاہ

NOVEL-E-MEHAR

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تو کیا تم واقعی ترکی چلی جاؤ گی؟اور پھر کبھی واپس پاکستان نہیں آؤ گی؟"عنابیہ نے دھیرے سے پوچھا۔

لیکن کوئی جواب نہ ملا۔اس نے چونک کر برابر میں دیکھا۔۔۔وہاں ایلول موجود نہیں تھی۔

NOVEL-E-MEHAR

عنابیہ نے ذرا بلند آواز میں پکارا،"ایلول"

پیچھے سے پر سکون سی آواز آئی،

"ہمم...میں یہیں ہوں،جوتے کی لیس کھل گئی تھی۔"

عنابیہ نے پلٹ کر دیکھا تو ایلول جھک کر اپنے جوتے کی لیس باندھ رہی تھی۔وہ سیدھی ہوئی تو اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"ویسے تو میں اب ترکی میں ہی رہوں گی،"اس نے نرمی سے کہا،"لیکن کبھی کبھی تم لوگوں سے ملنے آتی رہوں گی۔"

اس نے اپنے کپڑوں پر لگی گرد جھاڑی اور عنابیہ کی طرف متوجہ ہوئی۔

"پھر اپنا نمبر دے دینا تاکہ تم سے بات ہوتی رہے،اور... تمہارا بہت شکریہ۔ پیپرز میں تم نے میری بہت مدد کی۔"عنابیہ نے دل سے کہا

ایلول ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ

www.novelemehar.online

یہ تو میرا فرض تھا"

اس نے بستے سے ایک کاپی نکالی،اس کے صفحے پر اپنے بابا کا فون نمبر لکھا،اور عنابیہ کی طرف بڑھا دیا۔

NOVEL E-MEHAR

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا،پھر دھیرے دھیرے امتحانی سینٹر کے گیٹ سے باہر نکل آئیں۔

نکسر کالج میں ان دونوں کی دوستی ہوئی تھی۔آج ان کا اے لیول کا آخری پیپر تھا——اور شاید آخری ملاقات بھی۔

ایلول کے دل میں ایک عجیب سی اداسی چھائی ہوئی تھی۔آج وہ ہمیشہ کے لیے ترکی جارہی تھی۔

اس کا خاندان وہیں رہتا تھا۔وہ یہاں اکیلی تھی۔۔۔کبھی کبھار اس کے چچا سارکان یلدیرم اور چاچی خدیجہ اس سے ملنے آجاتے تھے، لیکن اب وہ بڑی ہو چکی تھی، سب کچھ خود سنبھالنے کی عادی۔

جب وہ صرف ایک سال کی تھی، تو ایک حادثے میں اس کی امی کا انتقال ہو گیا تھا۔بابا کاروباری مصروفیات کے باعث ترکی چلے گئے، اور ایلول کو یہاں چھوڑ گئے۔اب برسوں بعد، وہ واپس جا رہی تھی اپنے ملک، اپنے خاندان، اور شاید اپنی نئی زندگی کی طرف۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ گھر پہنچی تو سیدھی بستر پر جا کر لیٹ گئی۔وقت دیکھا، دو بج رہے تھے۔آج آخری پیپر تھا، اس لیے گھر آنے میں کچھ دیر ہو گئی تھی۔

چند لمحے یوں ہی چھت کو تکتے گزرے، پھر وہ اچانک اٹھی۔جو تھوڑا بہت سامان ابھی تک باہر رکھا تھا، وہ ایک بیگ میں سمیٹ لیا۔باقی سب کچھ تو وہ کل رات ہی سوٹ کیس میں رکھ چکی تھی۔

تین بجے تک وہ نہا دھو کر تیار ہو گئی۔نارنجی اور پیچ رنگ کی شرٹ، نیچے سیاہ پینٹ، اوپر اسی رنگ کا کوٹ اور پاؤں میں سیاہ بوٹس، وہ مکمل طور پر ایک ترک لڑکی لگ رہی تھی۔

ویسے بھی وہ ترک ہی تھی؛ یہاں تو صرف تعلیم حاصل کرنے آئی تھی۔اس کے ابو چاہتے تھے کہ وہ اپنی پڑھائی پاکستان سے مکمل کرے اور پھر ہمیشہ کے لیے ان کے پاس ترکی واپس آجائے۔

اس نے سوٹ کیس اور بیگ اُٹھایا، موبائل کھولا اور اِن ڈرائیو سے گاڑی بُک کی۔ دس منٹ میں گاڑی آگئی اور وہ ائیرپورٹ کے لیے روانہ ہوگئی۔اس کی فلائٹ آٹھ بجے کی تھی۔

ائیرپورٹ پہنچ کر اُس نے سامان چیک کروالیا اور سکون سے ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد اناونسمنٹ ہوئی تو اس نے موبائل بیگ میں رکھا اور آہستہ سے کھڑی ہوگئی۔

جلد ہی وہ جہاز میں بیٹھی تھی۔درمیان کی تین نشستوں میں سے اُس کی سیٹ بائیں طرف تھی، باقی دونوں خالی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد دو لڑکیاں آکر اس کے برابر بیٹھ گئیں۔دونوں نے عبایہ پہنا ہوا تھا۔ایلول نے اُنہیں غور سے دیکھا، ایک کے ہاتھ میں ترک زبان کی کتاب تھی۔

وہ تھکی ہوئی تھی، اس لیے کچھ لمحوں بعد آنکھیں بند کر کے سوگئی۔جب آنکھ کھلی تو آٹھ بج رہے تھے۔منزل تک ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا۔اس نے سوچا، شاید تھوڑی بات چیت کرلی جائے۔

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online

"مرحبا، ممنون اولدم!"

(ہیلو، آپ سے ملاقات کر کے خوشی ہوئی)

اس نے مسکراتے ہوئے ترک زبان میں کہا۔ان میں سے ایک نے مختصر سا جواب دیا،

"مرحبا۔"

پھر دونوں اپنی باتوں میں مگن ہو گئیں۔ایلول نے خاموشی سے کھڑکی کے پار دیکھا، جہاز کے نیچے بادل بہہ رہے تھے،اوراس کے دل میں عجیب سی خاموشی اتر آئی۔

پھر وہ آخر کار ترکی کی سرزمین پر قدم رکھ چکی تھی۔جب وہ ایئرپورٹ سے باہر آئی تو وہاں کا خوشگوار موسم دیکھ کر اُس کو بہت خوشی ہوئی۔

NOVEL-E-MEHAR

ان دنوں وہاں بارشوں کا موسم تھا تو آسمان پر ہر طرف بادل ہی بادل تھے، تیز تیز ہوائیں چل رہی تھیں۔وہ اپنے بابا کا انتظار کر رہی تھی لیکن شاید اس کے بابا نہیں آنے والے تھے مگر اسے ان تمام چیزوں سے فرق نہیں پڑتا تھا، وہ خود اکیلے میں بہت خوش تھی۔اس نے اپنے پرس سے موبائل نکالا تو اس پر اس کے بابا کا میسج آیا ہوا تھا کہ "ایلول، آپ کو لینے ایمرے آئے گا، مجھے ذرا کچھ کام ہے۔"

(ایمرے اس کا بڑا بھائی ہے۔اس کے دو اور بھائی بھی ہیں لیکن وہ دونوں بیلجئیم میں رہتے ہیں۔)

جب اس نے وہ میسج پڑھا تو اس کا چہرہ مرجھا گیا کیونکہ وہ ایمرے کو زیادہ پسند نہیں کرتی تھی لیکن شاید یہ وجہ نہیں تھی کہ ایمرے اسے پسند نہیں کرتا تھا۔وجہ اسے معلوم تو نہیں تھی، جب کبھی وہ چند دنوں کے لیے ترکی آتی تھی تو کبھی بھی ایمرے گھر پر نہیں ہوتا تھا۔کبھی غلطی سے ہوتا بھی تو اس سے بات نہیں کرتا تھا۔پتہ نہیں اسے ایلول سے کیا ناراضگی تھی۔

"اُفف،ایمرے بھائی لینے آئیں گے،اب کہاں ڈھونڈوں گی ان کو میں؟"اس کو شدید غصہ آرہا تھا لیکن اب کیا کر سکتی تھی۔

اچانک پیچھے سے کسی نے آواز دی۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ایمرے تھا۔

تقریباً دس سال بعد وہ اس کے سامنے کھڑا تھا، مگر وقت جیسے اس پر ٹھہرا ہوا تھا، وہ بالکل ویسا ہی لگ رہا تھا۔

سفید آدھی آستین کی شرٹ اوپر جیکٹ، نیچے سیاہ پینٹ، چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ، اور وہی گہری ہیزل آنکھیں جو ایلول کی آنکھوں سے بے حد مشابہت رکھتی تھیں۔

اس کے بال ہلکے گہرے بھورے رنگ کے تھے، باقی لڑکوں کے مقابلے میں کچھ لمبے، مگر وہی ہیئر اسٹائل صرف ایمرے پر ہی اچھا لگتا تھا۔

بالوں کا رنگ، آنکھوں کی چمک۔۔۔سب کچھ ایلول جیسا تھا،

مگر ان دونوں کے خیالات ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھے۔

وہ اس کے قریب آیا اور اس کے ہاتھ سے سوٹ کیس لے لیا۔

"کیسی ہو؟ مجھے آنے میں دیر تو نہیں ہوئی؟"

ایمرے نے خوشگوار لہجے میں پوچھا۔

ایلول نے مختصر سا جواب دیا،

"میں ٹھیک ہوں، نہیں... بالکل نہیں۔"

اسے ایمرے کے لہجے پر تھوڑی حیرت ہوئی۔۔۔۔وہ اتنے برسوں بعد بھی اتنا مطمئن اور ہلکا لہجہ کیسے رکھ سکتا ہے؟ مگر فوراً ہی اس نے اپنے دل کو ٹوک دیا۔

NOVEL-E-MEHAR

چھوڑو، مجھے کیوں فرق پڑے... میں تو ہارٹ لیس ہوں نا؟

دونوں ائیرپورٹ سے باہر آئے۔ایمرے نے سامان گاڑی میں رکھا، پھر دونوں خاموشی سے اندر بیٹھ گئے۔

گاڑی چلنے لگی، مگر فضا میں ایک خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

نہ ایمرے نے کچھ کہا، نہ ایلول نے۔

ایلول کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی، سوچوں میں الجھی ہوئی۔

پتہ نہیں اس میں کیا غرور ہے۔۔۔ بات کرنا بھی پسند نہیں۔

اس کا موڈ بگڑنے لگا۔

وہ ترکی آنے کے بعد بہت سی خوشیوں اور نئی جگہوں کے مزے لینے کا سوچ رہی تھی، مگر اب سب پھیکا سا لگنے لگا تھا۔

کچھ دیر بعد ایمرے نے گاڑی ایک مصروف جگہ پر روکی۔

وہاں روشنیوں کا ہجوم تھا، لوگوں کی آوازیں، قہقہے، اور ٹھنڈی ہوا میں چاکلیٹ کی خوشبو۔

ایمرے نے بغیر کچھ کہے گاڑی سے باہر قدم رکھا۔

ایلول خاموشی سے اسے جاتا دیکھتی رہی۔

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ واپس آیا

اس کے ہاتھ میں ہاٹ چاکلیٹ کے دو گلاس تھے۔

"ایلول، یہ لو۔ پلین میں تھک گئی ہو گی۔ اگر اور بھی کچھ چاہیے تو بتانا۔"

NOVEL-E-MEHAR

ایلول وہیں پگھل گئی، وہ جو سوچ رہی تھی ایمرے کے بارے میں، سب الٹا ہو گیا۔اس کی نظر میں ایمرے ایک غیر متوقع شخص ہے کیونکہ وہ جو اس کے بارے میں سوچتی تھی وہ ویسا نہیں ہوتا تھا۔

Posted on www.novelemehar.online

اس نے ایمرے کے ہاتھ سے گلاس لیا۔ایمرے نے اسے گاڑی سے باہر آنے کو کہا، وہ فوراً باہر نکل گئی۔

"چلو، اب بتاؤ کہاں چلنا ہے؟"

"تو کیا ہم گھر نہیں جا رہے ہے؟"ایلول نے آہستہ آہستہ گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

NOVEL-E-MEHAR

"وہاں بھی چلے جائیں گے، پہلے تھوڑا وقت گزار لو اپنی بہن کے ساتھ، ہاں؟"اس نے کہتے ہوئے اپنی ابرو اوپر کی۔

"چلو، صحیح ہے۔"ایلول اندر ہی اندر بہت خوش ہوئی۔

"آؤ ہم پہلے استقلال مال چلتے ہیں، پھر گھر چلیں گے، صحیح؟"ایمرے نے سامنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی صحیح ہے، لیکن میں تھک جاؤں گی۔"ایلول نے اب نخرے دکھانے شروع کیے۔

"کوئی بات نہیں، آپ کے لیے ویل چیئر ہو گی یہاں پر۔"ایمرے نے ہنس کر کہا۔

"نہیں شکریہ، آپ کے اس احسان کا۔"ایلول نے جل کر کہا۔

دونوں پہلے استقلال مال گئے۔وہاں سے کوئی چیز نہیں لی، اس وقت دس تین بج رہے تھے اور سردے بڑھتی جا رہی تھی۔

"بابا گھر آ گئے ہوں گے۔"ایلول نے ٹشو سے اپنے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"ہمم، بابا آ گئے تھے، انہوں نے مجھے میسج کیا تھا۔"

ایمرے اس کے لیے بڑا اسکاچ آئس کریم لایا۔ایلول کی پسندیدہ۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ حیران ہوئی کہ اسے اتنا ایکزیکٹ کیسے معلوم؟

اسلام و علیکم

اگر آپ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اپنا لکھا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں

ہماری ویب سائٹ www.novelemehar.online

ایکو پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔

اگر آپ اپنی تحریر، ناول، ناولٹ، افسانہ، یا شاعری ہماری سائٹ پر پوسٹ

کروانا چاہتے ہیں ابھی رابطہ کریں۔

Email Writers@novelemehar.com

Whatsapp 03116909338

پھر دیکھا کہ ایمرے خود بھی وہی فلیور کھا رہا تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ دل ہی دل میں مسکرائی، چلو کوئی تو چیز ایسی ہے جو ان دونوں میں ایک جیسی ہے،

ورنہ اسے ہمیشہ لگتا تھا کہ وہ سب سے الگ ہے۔

دونوں گاڑی میں بیٹھے اور کچھ ہی دیر میں گھر پہنچ گئے۔

راستے کے کنارے خوبصورت گھر قطار در قطار بنے ہوئے تھے۔

وہ فاتح اپارٹمنٹس میں رہتے تھے، جہاں ان کے خاندان کے تین فلیٹس تھے

ایک اس کے بابا کا، دوسرا تایا کا، اور تیسرا چچا کا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایمرے ایلول کو ہر چیز بتا رہا تھا، پھر وہ بلڈنگ کے اندر داخل ہوئے۔ چوتھی منزل پر ان کا گھر تھا۔ ایمرے کے پاس گھر کی چابی تھی تو اس نے دروازہ کھول دیا۔ اس کے ابا صوفے پر بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔ جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو پیچھے مڑ کر دیکھا، ایلول کو دیکھ کر جوش سے کھڑے ہو گئے اور اسے سینے سے لگاتے ہوئے کہا:

"آہا! میری ایلول آگئی، بابا کے پاس۔"

"ایئرپورٹ پر تو آپ لینے نہیں آئے۔" ایلول نے سوچا تھوڑے نخرے کرتے ہیں کیونکہ سامنے اس کے بابا تھے تو وہ ضرور اس کے نخرے اٹھائیں گے۔

"سوری، میرا کچھ ارجنٹ کام آگیا تھا تو جانا پڑا، ایمرے وقت پر تو پہنچ گیا تھا نا۔" اس کے بابا، ایمرے اور وہ تینوں صوفے پر بیٹھ گئے۔

NOVEL-E-MEHAR

"ویسے ایلول، آپ تھک گئی ہو گی تو تھوڑی دیر سو جاؤ، پھر خالد سے شام میں مل آنا۔" (خالد اسکے تایا ابو کا نام ہے)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاں بابا، چلیں پھر، میں جا رہی ہوں۔" ایلول نے اپنا سوٹ کیس اٹھایا اور کمرے کی طرف" چل پڑی۔ یہ تو اسے پتہ نہیں تھا کہ کون سا اس کا ہے، بس کانفیڈنس بہت تھا اس میں تو وہ چلی

گئی،اور اتفاق سے بلکل صحیح کمرے میں

گئی۔

ہم،ایلول،اب تمہیں سوچنا ہے کہ کونسی یونیورسٹی بہترین ہے، چلو پھر،لیپ ٹاپ کھولتے ہیں۔" وہ واش روم سے نکلی اور لیپ ٹاپ لے کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے خود سے کہا۔

اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب اس کی آنکھ لگ گئی۔اس کی آنکھ تب کھلی جب اسے زور زور سے چیخنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔وہ اٹھی اور چپل پہن کر باہر آئی۔اس نے دیکھا کہ اس کے ابا اور بھائی باتیں کر رہے تھے، پتہ نہیں عجیب عادت ہے،اتنی زور سے بھلا کوئی باتیں کرتا ہے،وہ تو ڈر گئی تھی۔اب جاگ گئی تھی اور سات بج رہے تھے تو وہ تیار ہوئی اور اپنے بابا اور ایمرے کے ساتھ خالد تایا کے گھر چلی گئی۔ان کا گھر چھٹی منزل پر تھا اور سرکان چچا کا گھر دوسری منزل پر تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

"herkese selamualeykum"

(سب کو السلام علیکم)اس نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے بلند آواز میں کہا،دروازہ کھلا ہی تھا،وہ دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوئے۔

"velaikum selam ah Eylül geldi”

("وَعَلَیْکُم السّلام،آہ،ایلول آ گئی۔")

اسلی اور دوروک اسکے تایا کے بچے ہیں، دوروک اس کے چھوٹے بھائی یوسف کی عمر کا اور اسلی ایلول کی ہم عمر۔ اسلی بہت خوش دلی سے ایلول سے جا کر ملی۔ ایلول بھی اس سے کافی سالوں بعد ملی تھی۔ اسلی بہت خوبصورت تھی، بال سنہرے رنگ کے، آنکھیں بھورے رنگ کی تھیں، لیکن وہ ایلول سے زیادہ پیاری نہیں تھی۔ ان دونوں کی دوستی بھی بہت اچھی تھی۔ اسلی اسی کی ہم عمر تھی، لیکن فرق اتنا تھا کہ وہ میڈیکل پڑھ رہی تھی اور ایلول کمپیوٹر کی طالبہ۔

"دیکھو آج کا کھانا ہمارے ساتھ کھانا"، اسلی نے ایلول سے کہا۔

"اور سناؤ، اب کیا پلان ہے، کیا کرنا ہے؟" خالد نے اس سے پوچھا۔

"بس یونیورسٹی میں اپلائی کرنا ہے، سائبر سیکیورٹی پڑھوں گی آگے۔" ایلول نے پانی کا گلاس ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

NOVEL-E-MEHAR

اور پھر کافی دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ دوروک اپنے کمرے میں دوبارہ چلا گیا، ایمرے وہاں بیٹھا بور ہو رہا تھا۔ پھر کسی کی کال آئی تو گھر سے باہر جا کر بات کرنے لگا۔ رات ۱۱ بج رہے تھے۔

ایمرے کسی کام سے باہر چلا گیا تھا تو اس نے ان کے ساتھ کھانا نہیں کھایا۔

"Bu ne?"

"یہ کیا ہے؟؟"

ایلول نے کھانے کی ڈش کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈونر کباب ہے، بہت لذیذ ہوتے ہیں، کھا کر دیکھو۔اور ایلول، یہ شلجم کا جوس ہے، اس کو بھی لو، بہت مزے کا ہوتا ہے، تمہیں بہت اچھا لگے گا۔" اسلی نے ایلول کو ایک گلاس میں شلجم کا جوس نکال کر دیا۔ کھانا وہ پہلی دفعہ بُرے بُرے منہ بنا کر کھا رہی تھی اور اس جوس کو تو اس نے ہاتھ تک نہیں لگایا، اس نے پانی پینا ہی مناسب سمجھا۔

جب سب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو کافی تھکے ہوئے تھے، وہ اور اس کے بابا گھر واپس آ گئے۔

اس نے اپنا موبائل چارج پر لگایا اور پھر سفید نائٹ سوٹ پہن کر بستر پر لیٹ گئی۔ کھڑکی سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آ رہی تھیں، اس کے بال کھلے تھے جو بار بار اس کے چہرے پر آ رہے تھے۔ وہ لیپ ٹاپ پر کچھ دیکھ رہی تھی، پھر اچانک سے کھڑکی زور سے بند ہوئی، وہ ایک دم ڈر گئی لیکن پھر دوبارہ لیپ ٹاپ پر لگ گئی۔ اس کو رات میں دیر سے سونے کی عادت تھی لیکن آج کافی تھک گئی تھی تو سو گئی، لیپ ٹاپ سامنے کھلا پڑا رہا۔

ایمرے گھر واپس آ گیا تھا، اس نے دیکھا کہ وہ لیپ ٹاپ کھلا چھوڑ کر سو گئی تھی،

تو اس نے لیپ ٹاپ بند کیا اور اس کو کمبل اڑا کر چلا گیا۔

NOVEL-E-MEHAR

اگلے دن صبح جب وہ اٹھی تو اس نے گھر میں دیکھا کہ کوئی نہیں تھا،

نہ اس کے ابو، نہ بھائی۔

"اف! یہ کونسا طریقہ ہے، کوئی بتا کر بھی نہیں جاتا، سب اپنی زندگی میں بہت مصروف ہیں۔ میں کل ہی یہاں آئی ہوں لیکن کوئی اہمیت ہی نہیں میری ان سب کی نظروں میں۔" اس نے لیونگ روم میں رکھے کشن نیچے زمین پر پھینک دیے۔ اس کو بھوک لگ رہی تھی، وہ کچن میں چلی گئی۔ وہاں فریج پر ایک چٹ لگی تھی، اس پر لکھا تھا:

فریج میں پین کیکس رکھے ہیں، وہ کھا لینا پھر ایک بجے تک ماحزن ریسٹورنٹ پہنچ جانا، وہاں پر میں تمہیں ملوں گا۔

ان الفاظ کے ساتھ آخر میں ایمرے کا دستخط تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

اس نے فریج سے پین کیک نکالا، اور پھر ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگی۔ وہ ترکی تو آگئی تھی لیکن وہاں کی عادتیں اسے نہیں پتا تھیں۔ جب ناشتہ ختم ہوا تو کچن میں گندے برتن رکھ دیے۔ اس نے الماری سے کپڑے نکالے اور کپڑے بدل کر آگئی۔

اس نے کورل رنگ کا کوٹ اور پینٹ پہنا تھا اور اندر سفید کلر کی شرٹ پہنی تھی اور نیچے بوٹس بھی سفید تھے۔ وہ میک اپ نہیں کرتی تھی، ویسے ہی بہت خوبصورت تھی، اس کو میک اپ کی ضرورت بھی نہیں تھی۔

اس نے بالوں کو کھلا رکھا۔چارجنگ سے موبائل نکالا، چھوٹا پرس لیا اور نکل گئی۔

وہ وہاں ہر جگہ کو کافی غور سے دیکھ رہی تھی۔

اس کے پاس موبائل میں گوگل پر ماحزن ریسٹورنٹ کی لوکیشن کھلی تھی۔

کافی دیر ادھر اُدھر گھومنے پھرنے کے بعد وہ وہاں پہنچ گئی۔

اس نے دیکھا وہاں ایمرے پہلے سے ہی کھڑا تھا۔

"بھائی، آپ کو پتا ہے آج میری سالگرہ ہے؟"،اس نے ایمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، مجھے پتا ہے لیکن میں سالگرہ نہیں مناتا،اور آج میری بھی سالگرہ ہے"،ایمرے نے پینٹ کی جیب سے فون نکالا اور کسی کو میسج کرنے لگا۔

اس نے دل میں سوچا،"واہ بھئی، آج ایمرے کی بھی سالگرہ ہے۔بہت سیملیر ٹیز ہیں ہم دونوں میں لیکن مزاج بالکل نہیں ملتے،اور اب شاید مجھے کوئی برتھ ڈے گفٹ بھی نہ ملے۔"

اگر عنابیہ ہوتی تو وہ مجھے ضرور گفٹ بھی دیتی اور پارٹی بھی رکھتی۔"ایلول نے دل میں سوچا۔
عنابیہ اس کی سب سے بہترین دوست تھی جو ہمیشہ اس کی سالگرہ کو خاص بناتی تھی۔

,ایمرے نے ایلول کی طرف دیکھا اور اس کی

NOVEL-E-MEHAR

"سوچوں کو بھانپتے ہوئے مسکرایا۔" چلو، اندر چلتے ہیں، تمہیں سرپرائز دینا ہے۔

ایلول حیران ہو گئی، اس نے سوچا کہ شاید ایمرے نے واقعی کچھ پلان کیا ہوا ہے۔

وہ دونوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے، ایلول نے دیکھا کہ وہ بلکل روز معمول کی طرح تھا

میں برتھ ڈے تو نہیں مناتا، تو آج ہم صرف لنچ کریں گے، پھر میں نے تمہارے لیے ایک یونیورسٹی میں اپلائی کیا ہے تو وہاں چلیں گے اور اگر کوئی شاپنگ کرنی ہے تو بتا دینا، میں لے جاؤں گا، صحیح؟" ایمرے نے آرڈر دے دیا۔

"نہیں، میرا موڈ نہیں ہو رہا کہیں جانے کا، ہم یونیورسٹی ہی چلیں گے۔" ایلول کو اب اپنی سالگرہ کی کوئی ایکسائٹمنٹ نہیں تھی، اسے یونیورسٹی میں ایڈمیشن چاہیے تھا اور کچھ نہیں۔

کادرہاس یونیورسٹی میں اس کے بھائی نے بھی پڑھا تھا۔ اس کا بھائی بھی سائبر سیکیورٹی میں ہی تھا، دونوں میں اب ایک اور بات مشترک ہو گئی۔

وہاں ان دونوں کو کافی دیر ہو گئی۔ جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو فوراً گھر پہنچے۔

"میں سونے جا رہی ہوں۔" ایلول نے اپنا کوٹ لیونگ روم میں صوفے پر ہی پھینک دیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اس کے بابا شاید پہلے ہی سو گئے تھے۔

NOVEL-E-MEHAR

اپنے کمرے میں پہنچ کر، ایلول نے تکیے پر سر رکھا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس نے دل میں محسوس کیا کہ شاید ایمر ے اتنا برا نہیں جتنا وہ سوچتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایلول سُنسان سڑک پر چل رہی تھی، اسے منزل کا پتا نہیں تھا۔ اچانک ایک دلکش آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ اس نے ادھر اُدھر دیکھا، مگر کوئی نظر نہ آیا۔ پھر سے وہی آواز آئی، تو اس نے الجھ کر کہا، "کون ہے؟"

اچانک سامنے ایک خاتون کھڑی تھی، چہرہ جانا پہچانا سا۔ چند لمحوں بعد اسے یاد آیا، یہ تو اس کی امی تھیں۔ ایلول حیران رہ گئی، کیونکہ اس نے انہیں صرف تصویروں میں دیکھا تھا۔

"ایلول"

NOVEL-E-MEHAR

"یہ آپ ہیں، ماما؟"

"ہاں، میں ہی ہوں۔"

"لیکن میں کہاں ہوں؟"

امی نے نرمی سے کہا، "مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔ تمھیں پتا ہے نا چیٹنگ غلط بات ہے؟ تم نے اپنی دوست کی مدد کی، مگر دراصل تم نے اس کے لیے مشکل بڑھا دی۔ کیا تم اسے ہمیشہ اسی طرح غلط راہ پر لے جاؤ گی؟"

Posted on www.novelemehar.online

ایلول خاموش رہی۔"میں نے تو صرف مدد کی تھی،"وہ دھیرے سے بولی۔

"نہیں بیٹا، یہ مدد نہیں تھی۔خود سے وعدہ کرو کہ دوبارہ ایسا نہیں کرو گی۔"

ایلول نے نظریں جھکائیں۔"سوری، ماما۔"

اسی لمحے آنکھ کھل گئی۔وہ پسینے میں بھیگی بیٹھی تھی۔سب ایک خواب تھا، مگر دل پر اثر چھوڑ گیا تھا۔

رات کے تین بج رہے تھے، اور نیند اب کہیں کھو چکی تھی۔

پہلے تو وہ بستر سے اُتری، چپلیں پہنی اور گیلری میں چلی گئی۔وہاں سے بوسفورس کا پل بہت خوبصورت لگ رہا تھا، بس فرق اتنا تھا کہ اس پہر چہل پہل نہیں تھی، ظاہر ہے سب سو رہے تھے۔ وہ اپنے بھائی کے کمرے کی طرف بڑھی، دروازہ بند تھا۔اندر سے ہلکی آوازیں آ رہی تھیں پتا نہیں وہ کس سے بات کر رہا تھا۔اچانک دروازہ کھلا، وہ بھاگنے لگی مگر کرسی سے ٹکرا کر گر گئی۔ایمرے نے دیکھا تو فوراً جھک کر ہاتھ بڑھایا۔

"تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو؟"ایمرے نے اس سے پوچھا۔

"مجھے نیند نہیں آ رہی تھی"ایلول نے جواب دیا۔

"تو پھر تمہیں مجھ سے کیا چاہیے ؟" ایمرے نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور دونوں صوفے پر بیٹھ گئے۔

"میں نے ایک خواب دیکھا اور اس میں۔۔۔میں نے ماما کو دیکھا" اور پھر ایلول نے ساری بات ایمرے کو بتائی۔ وہ بہت غور سے اس کی ساری باتیں سن رہا تھا۔ جب وہ چپ ہوئی تو ایمرے نے کہا

"وہ آپ کو سمجھا رہی تھی کہ آپ نے کیا غلط کیا کیونکہ شاید آپ کو اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوا تھا اور پھر شاید آگے بھی آپ یہی غلطی دوبارہ کرتی۔ اور چلو اب سو جاؤ۔ یہ پاکستان نہیں، ترکی ہے۔ یہاں صبح جلدی اٹھ کر کام پر جانا ہوتا ہے اور جو دیر تک سوتا ہے پھر اس کا تو اللہ ہی حافظ ہے" ایمرے کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آئی اور وہ دوبارہ اپنے کمرے میں چلا گیا اور کمرے کا دروازہ بند ہو گیا۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ اپنے کمرے میں آئی اور بستر پر لیٹ گئی۔ ادھر ادھر کروٹیں بدلتی رہی لیکن نیند تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

آج پیر تھا۔ وہ صبح دس بجے اٹھی، ناشتہ کیا اور یونیورسٹی کے پہلے دن کے لیے تیار ہو گئی۔ اس نے جامنی اوور کوٹ کے ساتھ سیاہ شرٹ اور پینٹ پہنی، ہاتھ میں کالا بیگ لیا اور گھر سے نکلی۔ ایم ۲ بی کا پی - حاجی عثمان میٹرو سے ایک گھنٹے میں وہ قادر ہاس یونیورسٹی پہنچی۔ چار

منزلہ شاندار عمارت میں طلباء کا رش تھا—— کہیں گروپ میں باتیں، کہیں کوئی کتاب میں گم۔اس نے بورڈ سے اپنا شیڈول دیکھا اور کلاس میں جا کر خاموشی سے بیٹھ گئی۔کچھ دیر بعد پروفیسر آئے تو سب نے انہیں سلام کیا۔

تو آج آپ کا پہلا دن ہے، میرا نام اوزان آلٹن ہے۔اب آپ کی باری ہے، آپ اپنا تعارف دیں، تو کون پہلے آئے گا؟

ایک بچی کھڑی ہوئی اور سامنے آئی۔

"My name is Mi Cha you can also call me Mimi, I am from South Korea."

"میرا نام می چا ہے، آپ مجھے میمی بھی کہہ سکتے ہیں، میں جنوبی کوریا سے ہوں۔"

NOVEL-E-MEHAR

یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ پر واپس چلی گئی۔پھر ایک لڑکا کھڑا ہوا۔

"My name is Zhang Wei and I am from China."

"میرا نام ژانگ وی ہے اور میں چین سے ہوں۔"

پھر ایلول نے ہمت دکھائی اور کھڑی ہوئی۔

"My name is Eylul Yildirim, I completed my studies till A-levels in Pakistan but from nationality I am Turkish."

"میرا نام ایلول یلدرم ہے، میں نے اپنی تعلیم اے-لیولز تک پاکستان میں مکمل کی لیکن میری قومیت ترک ہے۔"

اور پھر وہ بھی اپنی جگہ پر واپس چلی گئی۔ پھر دو لڑکیاں کھڑی ہوئیں۔ دونوں کی شکلیں ایک جیسی تھیں، شاید جڑواں ہوں گی۔ ان دونوں میں سے ایک نے کہا

"Assalam u alaikum my name is Hazal Kaya and she is my twin sister her name is Seray Kaya."

NOVEL-E-MEHAR

(السلام علیکم، میرا نام حازل کایا ہے اور یہ میری جڑواں بہن ہے، اس کا نام سرے کایا ہے۔)

کلاس میں ایک خوشگوار ماحول بن گیا اور سب طلباء ایک دوسرے کے بارے میں جاننے لگے۔ پروفیسر اوزان نے سب کی تعریف کی اور کہا کہ وہ اس کلاس میں بہت کچھ سیکھیں گے۔

اس کی ایک اور کلاس ہوئی اور پھر ایک گھنٹے کی بریک تھی جس میں وہ کیفے میں بیٹھی کافی پی رہی تھی۔ سامنے سے اس نے دیکھا کہ وہی دو جڑواں بہنیں حازل اور سرے چلتی ہوئی آ رہی تھیں اور دونوں وہیں بیٹھ گئیں جہاں وہ بیٹھی تھی۔

"Merhaba, tanıştığıma memnun oldum. Arkadaş olabilir miyiz?"

(ہیلو، تم سے مل کر خوشی ہوئی۔ کیا ہم دوست بن سکتے ہیں؟) حازل نے ایلول سے پوچھا۔ دونوں کی شکلیں بہت ملتی تھیں، بس دونوں کی آنکھوں میں فرق تھا۔ حازل کی آنکھیں گہری بھوری تھیں اور سرے کی ہلکی بھوری۔ وہ دونوں انقرہ سے یہاں پڑھنے آئی تھیں۔

"Merhaba, evet elbette."

"ہیلو، جی ضرور۔" ایلول نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تینوں کے لیے کافی منگوالی۔ باتوں باتوں میں حازل نے اپنے بھائی کے بارے میں بتایا جو استنبول کے ساکورا اسپتال میں ڈاکٹر ہے۔ ایلول نے بھی اپنے بارے میں کچھ باتیں شیئر کیں۔ بریک ختم ہونے پر وہ اگلی کلاس میں چلی گئیں۔ شام پانچ بجے ایلول تھکی ہوئی گھر پہنچی، جہاں اس کے ابا پہلے سے موجود تھے۔

"Assalamualaikum, geri döndün. Günün nasıldı?"

"السلام علیکم، تم آگئی؟ دن کیسا رہا؟" ابا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"بہت اچھا، دو نئی دوستیں بھی بنائیں۔" ایلول نے خوشی سے بتایا۔

"چلو کپڑے بدل لو، آج میں نے پاستا بنایا ہے۔"

ایلول حیران ہوئی کہ ابا کوکنگ بھی کرتے ہیں، مگر ظاہر ہے جب گھر میں کوئی سرونٹ نہیں تو خود ہی بناتے ہوں گے۔ پندرہ منٹ بعد وہ واپس آئی تو خوشبو سے کمرہ مہک اٹھا۔

"پاستا تو بہت مزے کا ہے!" اس نے تعریف کی۔

ابا مسکرائے، "اکیلا ہوتا ہوں تو خود ہی بناتا ہوں۔"

"ایمرے بھائی گھر نہیں آتے؟"

"اب آجاتا ہے، پہلے ہفتوں غائب رہتا تھا۔"

NOVEL-E-MEHAR

کھانے کے بعد ابا نے برتن دھوئے اور کہا، "کل کینین مال چلتے ہیں۔"

ایلول نے بس سر ہلا دیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ پڑھنے کی کوشش کی مگر دل کہیں اور تھا۔ اس نے ایمرے کو کال کی، مگر تین بار کوشش کے بعد بھی کوئی جواب نہ آیا۔ موبائل ایک طرف پھینک کر وہ کتابوں میں دوبارہ مصروف ہوئی، اور کچھ دیر بعد وہیں بیٹھے بیٹھے سو

گئی۔

اس نے پڑھائی ختم کرنے کے بعد قوفتے کی ترکیب دیکھی تھی تو اس نے سوچا کہ آج رات اپنے بابا کے لئے وہ بنائے۔ گھر میں سب چیزیں پہلے ہی رکھی تھیں، اسے باہر جا کر کچھ لانا نہیں پڑا۔ اس نے قوفتے بنانے شروع کیے۔ پورا کچن پھیلا دیا تھا پھر صاف بھی کر دیا۔ قوفتوں میں خوشبو تو بہت اچھی آ رہی تھی، ظاہر ہے اس نے اپنے بابا کے لئے اتنی محنت سے کھانا بنایا تھا۔

اس کے بابا ۱۰ بجے گھر واپس آ ئیے۔ اس نے پہلے ہی کھانا لگا دیا تھا۔ کھانے کی خوشبو پورے گھر میں پھیلی ہوئی تھی۔

"تم نے کھانا بنایا؟" اس کے بابا صوفے پر بیٹھے تھے۔

"جی، آپ کپڑے بدل کر آئیں پھر دونوں ساتھ میں بیٹھ کر کھائیں گے۔"

اس کے بابا تھوڑی دیر میں کپڑے بدل کر واپس آئے۔ اس نے کھانا نکال کر دیا۔

"یہ تم نے بنایا؟ واہ بھئی، کوکنگ تو بہت اچھی کر لیتی ہو۔" اس کے بابا نے پہلا نوالہ لیا۔"

"شکریہ بابا۔"

NOVEL E MEHAR

کھانا کھانے کے بعد وہ دوبارہ کمرے میں چلی گئی۔ کل اسے یونیورسٹی جانا تھا۔ اس نے اپنے کپڑے استری کیے اور پھر موبائل لے کر بستر پر لیٹ گئی۔ باہر سے ٹھنڈی ہوائیں آ رہی تھیں۔

یوں ہی دن گزرتے گزرتے ہفتہ آ گیا۔ آج چھٹی تھی، تو ایلول نے سوچا سب کزنز کے ساتھ دن گزارا جائے۔ وہ پہلے تایا کے گھر گئی، وہاں سے اسلی اور دوروک کو لیا، پھر چچا کے گھر سے ایپک اور باریش کو۔ ایمرے گھر پر نہیں تھا، ورنہ وہ اسے بھی ضرور ساتھ لے جاتی۔

پانچوں پہلے ویالینڈ تھیم پارک گئے، پھر شام کے وقت استنبول اکوایسٹرین کلب پہنچے۔ سب نے گھڑ سواری کی، سوائے ایپک کے جو ڈر گئی تھی۔ ایلول نے بھی ہمت کی اور خود گھوڑا سنبھالنے کی کوشش کی، مگر توازن بگڑنے پر منہ کے بل گر گئی۔

NOVEL E MEHAR

ایلول! تم ٹھیک ہو؟" سب گھبرا کر اس کے پاس آئے۔"

"بھائی، آپ نے ہی کہا تھا خود سے چلاؤ!" ایپک نے باریش کو گھورا۔

"میری کیا غلطی؟ اسے احتیاط کرنی چاہیے تھی!" باریش نے کندھے اچکائے۔

دوروک نے ہاتھ بڑھایا، "چلو، اٹھو ایلول۔" مگر چوٹ زیادہ تھی، وہ کھڑی نہ ہو سکی۔

آخر کار سب اسے گھر لے گئے۔ بابا فوراً اسپتال لے گئے،خوش قسمتی سے فریکچر نہیں تھا۔

مگر ایلول سوچتی رہی "یہ تو چھٹی کا دن تھا، مگر اتنا برا کیوں گزرا؟"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یونیورسٹی شروع ہوئے دو مہینے ہو گئے تھے اور آج اس کا پہلا پیپر تھا۔وہ صبح ۵ بجے سے اٹھی ہوئی تھی،اسے پیپر کی بہت ٹینشن تھی۔

"یا اللہ میرا آج کا پیپر اچھا کر دیں"

وہ دعا مانگ رہی تھی۔سامنے کتابیں کھلی تھیں لیکن اب اس کا پڑھنے کو بھی دل نہیں چاہ رہا تھا۔وہ رات ۹ بجے ہی سو گئی تھی،اس لیے صبح اتنی جلدی اٹھ گئی۔فجر کی نماز پڑھی اور پھر گیلری میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہواوں میں جا کر بیٹھ کر پڑھنا شروع کر دیا۔ایک دم سے اس کو ایک خیال نے تنگ کیا۔وہ اپنی کتابیں وہیں رکھ کر ایمرے کے کمرے کی طرف گئی۔

NOVEL E MEHAR

پہلے اس نے دروازے کی طرف ہاتھ بڑھایا پھر پیچھے کر لیا،لیکن پھر سے ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ پہلے ہی کھل گیا۔

کیا ہوا؟" ایمرے نیند میں تھا۔اس کی آنکھوں سے صاف صاف لگ رہا تھا۔اس نے سیاہ آفس شرٹ، نیچے بلیک پینٹ،اور جوتے پہنے تھے۔

بھائی، آپ کب واپس آئے؟ اور آپ نے کپڑے تبدیل نہیں کیے؟" ایلول نے ایک نظر ایمرے پر ڈالی۔

"نہیں، میں کام کر رہا تھا، ابھی ایک گھنٹہ پہلے گھر آیا ہوں۔"

اچھا، مجھے آپ سے پوچھنا تھا کہ یونیورسٹی کے پیپرز کیسے ہوتے ہیں، مطلب کس قسم کے سوالات اور کیا وہ آپ کے لیے آسان تھے؟

"ہاں، وہ آسان ہوتے ہیں، ٹینشن نہ لو۔"

"اچھا، سہی، شکریہ۔ اب آپ سو جائیں۔"

"نہیں، مجھے ابھی کام کرنا ہے۔"

"تھوڑی دیر سو جائیں پھر کر لیں گے کام۔"

NOVEL-E-MEHAR

اتنے میں ایمرے کے موبائل پر کسی کی کال آ رہی تھی۔ ایمرے نے فوراً فون اٹھایا، دوسری طرف سے بات سنی اور پھر کہا

"Selamun Aleyküm evet Mehmet, ah güzel, tamam şimdi uyu, yardımın için teşekkürler"

(السلام علیکم، جی ممت، اوہ اچھا، سہی، پھر اب تم جاؤ سونے کے لیے، آپ کی مدد کے لیے شکریہ)

ایلول نے ساری بات سنی اور پھر کہا

"آپ کا کام ہو گیا، اب آپ سو جائیں۔"

"چلو، اللہ حافظ، پیپر اچھا کرنا۔" یہ کہہ کر وہ دوبارہ گیلری میں آکر بیٹھ گئی۔

جب وہ گھر آئی تو اس کے بابا گھر پر نہیں تھے، لیکن ایمرے گھر پر ہی تھا۔ وہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پر کچھ کام میں مصروف تھا۔ ایلول جلدی سے تازہ دم ہو کر ایمرے کے پاس آکر بیٹھی۔

NOVEL-E-MEHAR

"پیپر کیسا گیا؟" ایمرے نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے بغیر پوچھا۔

"بہت اچھا گیا، شکریہ" ایلول نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سن کر خوشی ہوئی۔" ایمرے نے آخر کار اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے، میں نے کھانا آرڈر کر دیا ہے۔ وہ جلدی آجائے گا۔

شکریہ، ایمرے۔ مجھے واقعی بھوک لگ رہی تھی" ایلول نے جواب دیا

وہ دونوں وہاں بیٹھے رہے،ایک دوسرے کی صحبت کا لطف اٹھاتے ہوئے اور کھانے کا انتظار کرتے ہوئے۔

Posted on www.novelemehar.online

کھانا ابھی تک نہیں آیا تھا تو ایلول نے ایمرے کو اپنی یونیورسٹی کی دوستوں کے بارے میں بتانا شروع کیا۔وہ اس کی باتیں سن رہا تھا یا نہیں، یہ پتہ نہیں،

کیونکہ اس کی نظریں دوبارہ لیپ ٹاپ پر تھیں اور اس کی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر چل رہی تھیں۔اور وہ بولے جا رہی تھی،

وہ بھی چپ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

NOVEL-E-MEHAR

ایلول ایمرے کے بالکل سامنے کرسی پر بیٹھی تھی۔

ایلول کے سامنے ایمرے کا فون رکھا تھا۔

اچانک اس پر کسی کی کال آئی،اس پر لکھا تھا ممت کالنگ،

اس نے فورا کال اٹھالی،اور کہنے لگے:

"Kusura bakma ama şu an Emre benimle meşgul, o yüzden bir daha arama. Tamam anladım, ondan bir şey istemen gerekse bile aramayın veya mesaj atmayın artık. Hoşça kalın..."

(معاف کیجیے گا، لیکن اس وقت ایمرے میرے ساتھ مصروف ہے، تو دوبارہ کال نہ کریں۔ سمجھ گئے؟ اگر آپ کو اس سے کچھ پوچھنا بھی ہے، تو بھی کال یا میسج نہ کریں۔ خداحافظ)

اس نے بس یہی کہا، وہ تو اور بھی کچھ بول دیتی اگر ایمرے فون اس کے ہاتھ سے نہ لے لیتا۔ ایمرے نے اس سے فون لیا، کال کو میوٹ کیا، پھر ایلول سے کہنے لگا

ایلول! یہ کیا بدتمیزی ہے؟ تم اس طریقے سے میری کالز نہیں اٹھا سکتیں۔ تمہیں پتہ بھی ہے کہ میں بہت ٹینشن میں ہوں اور اگر یہ کرو گی تو معاف کرنا، پھر میں یہاں نہیں رہ سکتا۔

NOVEL E MEHAR

تو آپ ویسے بھی رہتے کہاں ہیں یہاں؟ آپ نے سوچا کہ بہن آ رہی ہے، اس کے سامنے اپنی امیج کیوں خراب کروں؟ تو آپ نے گھر میں رہنا شروع کر دیا۔

"اور یہ تم سے کس نے کہا؟ بابا نے، ہے نا؟ ہاں، تو صحیح کہا۔ مجھے نہیں شوق یہاں ان کے ساتھ رہنے کا۔"

"تو یہاں پھر کیوں رہ رہے ہیں؟ چلے جائیں اور اب مجھ سے کبھی بات نہ کیجیے گا!" یہ کہہ کر ایلول غصے میں اپنی کرسی سے اٹھی اور زور سے دروازہ بند کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ایمرے نے ماتھے پر زور سے ہاتھ مارا اور کہا

"Kahretsin ne yaptım?"

(شٹ! یہ میں نے کیا کیا؟)

ایمرے نے اپنا فون اٹھایا، اس پر کال ابھی بھی چل رہی تھی، اس نے کال میوٹ کی تھی تو وہ میوٹ نہیں ہو سکی اور مہمت نے ساری بات سن لی ہو گی۔

"ہمم، مہمت، بولو۔" وہ ابھی بھی ایلول کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اسے یہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

مصروف تو نہیں تھے نا، ایمرے؟" دوسری طرف سے آواز آئی۔"

"نہیں، نہیں، بس یہ بتاؤ، وہ یو ایس بی ملی یا نہیں؟" ایمرے ابھی بھی ایلول کو لے کر پریشان تھا۔

"نہیں، ابھی تک نہیں۔ ایسا نہ ہو وہ کسی اور کے ہاتھ لگ جائے، پھر ہم کیا کریں گے؟ ہم تو بیٹھے بٹھائے تباہ و برباد ہو جائیں گے اور ترکی کے راز بھی۔" دوسری طرف سے جو بھی تھا بہت پریشان تھا۔

اچھا، ٹینشن نہیں لینا، میں ابھی آتا ہوں۔" ایمرے نے فون رکھ دیا۔اسی وقت گھنٹی بجی، یہ ضرور ڈیلیوری بوائے تھا۔اس نے دروازہ کھولا اور کھانا میز پر رکھ کر ایلول کے کمرے کے سامنے کھڑا ہو گیا، دروازہ بجایا لیکن اندر سے کوئی آواز نہیں آئی اور نہ ہی ایلول نے دروازہ کھولا۔سب اس کی غلطی تھی، اسے اس طرح سے اسے نہیں ڈانٹنا چاہیے تھا۔اس نے بھی کھانا نہیں کھایا تھا، جبکہ وہ صبح سے بھوکا تھا۔جب وہ 4 بجے گھر آیا تھا تب سے بھوکا تھا۔

ایمرے نے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا، "ایلول، پلیز دروازہ کھولو۔مجھے تم سے بات کرنی ہے۔مجھے معلوم ہے کہ میں نے غلط کیا، لیکن ہمیں بات کرنی چاہیے۔

اندر سے کوئی جواب نہیں آیا۔ایمرے نے مایوس ہو کر دروازے کے پاس ہی زمین پر بیٹھ گیا اور سر اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔

کچھ دیر بعد، ایلول نے دروازہ کھولا اور ایمرے کو زمین پر بیٹھا دیکھا۔

"ایلول، مجھے معاف کر دو۔مجھے تم پر اس طرح غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔"

ایلول کے ہاتھ میں یونیورسٹی کا بیگ تھا۔اس نے ایمرے کی کوئی بات نہیں سنی اور وہاں سے اپنی کسی دوست کے گھر گروپ اسٹڈی کے لیے چلی گئی۔ایک طرف کام کی ٹینشن تھی، دوسری طرف اس کی بہن۔وہ اٹھا، اپنا لباس تبدیل کیا اور وہ بھی چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نومبر کا مہینہ شروع ہو چکا تھا۔اُس دن کے بعد آج دو مہینے گزر گئے تھے۔

مگر ایمرے اب تک گھر واپس نہیں آیا تھا، ایلول اب بھی اس سے ناراض تھی۔ان دنوں اس نے خود کو پڑھائی میں مصروف رکھا، یونیورسٹی کی سرگرمیوں میں حصہ لیا، دوستوں کے ساتھ وقت گزارا، مگر دل کے کسی کونے میں ایمرے کی کمی ہمیشہ محسوس ہوتی رہی۔

آج موسم خاصا سرد تھا۔گھر میں اکیلی بیٹھے بیٹھے دل گھبرا گیا تو وہ تایا کے گھر چلی گئی۔ تھوڑی دیر اسلی سے باتیں کیں مگر جلد واپس آ گئی۔گھر آکر بوریت نے پھر سے گھیر لیا، تو اس نے باہر نکلنے کا فیصلہ کیا۔

Posted on www.novelemehar.online

ایلول نے سفید اون کی شرٹ اور پینٹ کے ساتھ سیاہ لمبا کوٹ پہنا، لمبے بوٹس اور مفلر اوڑھا، اور بال کھلے چھوڑ دیے۔ سرد ہوا کے باوجود وہ استقلال اسٹریٹ پہنچ گئی۔وہاں لوگوں کی رونق حسبِ معمول برقرار تھی۔چلتے چلتے اس نے چھوٹے بچوں کو کھیلتے دیکھا، جنہیں دیکھ کر وہ مسکرا اٹھی۔جب وہ قریب گئی تو بچے خاموش ہو گئے، مگر جیسے ہی اس نے کہا کہ وہ بھی ان کے ساتھ کھیلے گی، سب خوشی سے چہک اٹھے۔

کچھ دیر بعد وہ قریب ہی ایک کافی شاپ میں آ گئی۔اندر ہیٹر کی گرمی اور ہلکی موسیقی نے اسے ایک سکون سا دیا۔اس نے مفلر اتارا، کافی آرڈر کی، اور کھڑکی سے باہر گرتی ہلکی برف کو دیکھنے لگی۔

اپنے آس پاس کے ماحول کو دیکھنے لگی۔ وہاں لوگ اپنی اپنی دنیا میں مصروف تھے، کچھ پڑھ رہے تھے، کچھ باتیں کر رہے تھے اور کچھ اپنے لیپ ٹاپ پر کام کر رہے تھے۔ وہ ان سب کو دیکھتے ہوئے اپنے خیالات میں کھو گئی۔

تھوڑی دیر بعد، اس کی کافی آ گئی۔ اس نے کافی کا ایک گھونٹ لیا اور گرمائش کو محسوس کرتے ہوئے سکون کا سانس لیا۔ اس نے سوچا کہ کبھی کبھار اس طرح اکیلے باہر نکلنا بھی ضروری ہوتا ہے، اس سے ذہن کو سکون ملتا ہے اور نئے خیالات آتے ہیں۔ اس نے کچھ دیر مزید وہیں بیٹھ کر اپنی کافی ختم کی اور پھر باہر نکلی۔

کافی شاپ سے نکل کر وہ دوبارہ استقلال سٹریٹ پر آ گئی۔ سردی کی تیز ہوائیں اس کے چہرے پر لگیں، اس کا چہرا شدید سردی کی وجہ سرخ پڑ گیا تھا لیکن اس کو بہت مزہ آ رہا تھا۔ اسے ایمرے کی اب شاید کوئی فکر نہیں تھی۔ نا جانے وہ اتنے دنوں سے کہاں تھا کیا اب وہ واقعی کبھی واپس نہیں آئے گا۔ یہ خیال اس کے ذہین میں بار بار آ رہا تھا
"نہیں، وہ اپنے کسی کام میں مصروف ہو گا۔۔۔ لیکن پھر وہ رابطہ تو ضرور کرتا۔"

"شاید مجھے اس دن اسے معاف کر دینا چاہیے تھا۔ چھوڑو، مجھے کیا۔ اس میں اتنا غرور اور تکبر ہے کہ اتنی سی بات کو لے کر بیٹھا ہے۔" اس نے سوچا کہ ایمرے کے لیے اپنا دن کیوں خراب کرے تو وہ جواہر شاپنگ مال چلی گی وہ بہت خوبصورت تھا وہاں گھومتی رہی۔ ایک

NOVEL-E-MEHAR

شاپ پر اسے جووان اور می چا مل گئیں۔ان سے اس کی کوئی خاص دوستی تو نہیں تھی لیکن انہوں نے اسے پہچان لیا تو اس کے پاس آ گئیں۔

"Hello, do you remember us?"

(ہیلو، ہم یاد ہیں تمہیں؟)

جووان نے اس سے خوشی سے پوچھا۔اس نے سر ہلا کر جواب دیا۔اب تینوں ساتھ میں شاپنگ کر رہی تھیں، اسے بہت مزا آیا۔اس نے سوچا کہ کوریائی دل کے بہت اچھے ہوتے ہیں اور ایک یہ ترک ہیں، کیونکہ اس کا بھائی بھی تو ترک ہی تھا۔

رات 8 بجے وہ گھر واپس آئی۔

"اُفف، پھر وہی بورنگ گھر... کیا کروں گی میں یہاں اکیلے رہ کر؟ کوئی تو ہوتا میرے ساتھ۔" وہ کمرے سے اپنی کتاب لے کر آئی اور لیونگ روم میں بیٹھ کر پڑھنا شروع کر دیا۔

NOVEL-E-MEHAR

تھوڑی دیر بعد گھنٹی بجی۔اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

"السلام علیکم، بابا۔"

"وعلیکم السلام، ایلول۔یہ دیکھو، میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں۔"

کیا ہے یہ؟" ایلول نے اپنے بابا کے ہاتھ سے شاپر لیا اور فوراً اسے کھولا۔اس میں لال رنگ کا اوور کوٹ تھا، ویسا ہی جیسے وہ پہنتی تھی۔

"شکریہ، بابا۔ یہ بہت پیارا ہے۔ میں کل یہ یونیورسٹی پہن کر جاؤں گی۔"

"چلو، اچھا ہے، تمہیں یہ پسند آیا۔"

کھانا کھا کر وہ کمرے میں لیٹ گئی اور پھر سو گئی۔

ٹھیک رات کے چار بجے اُس کی آنکھ کھلی۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے گھر کا دروازہ کھولا ہو۔ وہ فوراً اُٹھ بیٹھی، جلدی سے اپنے سلیپر پہنے اور کمرے سے باہر آ گئی۔ اُس کے کمرے کے سامنے کچن تھا، اور کچن اور اُس کے کمرے کے درمیان ایک چھوٹی سی جگہ تھی جہاں گیلری بنی ہوئی تھی۔ اُس کے کمرے کے برابر میں ابو کا کمرہ تھا، اور ابو کے بعد ایمرے کا کمرہ۔ ایمرے کے کمرے کے سامنے دیوار پر ٹی وی لگا تھا اور اُس کے نیچے صوفے رکھے تھے۔ ابو کے کمرے کے سامنے ڈائننگ ٹیبل تھا، اور گھر کا مین دروازہ ایمرے کے کمرے کے سامنے والی دیوار پر تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ جیسے ہی باہر نکلی، اُس نے کچن سے فرائنگ پین اور ایک بڑا چاقو اٹھا لیا۔ ابھی وہ پوری طرح سنبھل بھی نہ پائی تھی کہ دروازے کے نوب کے گھومنے کی آواز آئی، اور اگلے ہی لمحے دروازہ آہستگی سے کھل گیا۔ حیرت انگیز طور پر دروازہ کھلنے کی ذرا سی آواز بھی نہیں ہوئی۔ اب تو اُسے یقین ہو گیا تھا کہ واقعی کوئی چور اندر آ رہا ہے، جو بڑی صفائی سے تالا کھول کر اندر گھس رہا ہے۔

دروازہ جیسے ہی کھلا، وہ فوراً دروازے کے پیچھے چھپ گئی۔اندر داخل ہونے والے شخص کے قدموں کی ہلکی ہلکی آوازیں آرہی تھیں۔اُس نے بغیر کچھ سوچے سمجھے پوری قوت کے ساتھ پہلے چاقو کے پچھلے حصے سے اور پھر فرائنگ پین سے اُس کے سر پر وار کیا۔وہ شخص ایک لمحے میں زمین پر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔

ایلول دھڑکتے دل کے ساتھ آہستہ آہستہ آگے بڑھی۔اُس نے جھک کر دیکھا تو اُس کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔

"یا اللہ..."اُس کے لبوں سے بے اختیار نکلا،"یہ تو ایمرے بھائی ہیں"

وہ گڑبڑا گئی۔"اللہ! یہ میں نے کیا کر دیا؟ شٹ، ایلول! تم اپنے ہی بھائی اور اجنبی میں فرق نہیں کر سکتیں؟ اب کیا کروں؟ اگر ایمرے کو کچھ ہو گیا تو؟"وہ خود سے باتیں کرنے لگی، ہاتھ کانپ رہے تھے۔

NOVEL-E-MEHAR

اچانک ایمرے نے ہلکی سی کراہ کے ساتھ آنکھیں کھولیں۔

"ایلول..."اُس نے مشکل سے بولا،"یہ...اس وقت... تم فرائنگ پین لے کر کیا کر رہی تھیں؟ اللہ۔۔اتنی زور سے مارا تم نے"

ایلول کے لب بند تھے، وہ چپ چاپ کھڑی تھی۔

ایمرے نے نیم طنزیہ لہجے میں کہا،"کچھ تو بولو، یہ کیا حرکت تھی تمہاری؟"

"پہلے آپ بتائیں، شریف لوگ اتنی رات گئے گھر تو نہیں لوٹتے ہیں؟"اُس نے الٹا سوال کر دیا۔

pested on www.novelemehar.online

"کیا مطلب؟ کام تھا، تبھی گیا تھا۔ تمہیں کیا لگتا ہے، مزے کے لیے رات کو گھومتا پھرتا رہتا ہوں؟"

"اور آپ دو مہینے سے کہاں غائب تھے؟"اُس نے اب غصے سے پوچھا۔

"میں یوکرین گیا تھا، ایک ضروری کام سے۔ چلو، اب جا کر سو جاؤ... میں بھی جا رہا ہوں۔ اللہ حافظ۔"

NOVEL-E-MEHAR

یہ کہہ کر ایمرے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ ایلول کے چہرے پر ایک دبی دبی سی ہنسی پھیل گئی، جسے وہ ابھی تک روکے ہوئے تھی۔ اُس نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور خود سے بولی،

"کتنی بیوقوف ہو تم، ایلول"

فرائنگ پین واپس کچن میں رکھا اور کمرے میں جا کر بستر پر لیٹ گئی۔ نیند تھی کہ آنکھوں سے روٹھ چکی تھی۔ وہ دل ہی دل میں ہنس بھی رہی تھی اور شرمندہ بھی۔

بیچارہ ایمرے..."وہ سوچ رہی تھی۔"

پھر مسکراتے ہوئے سر تک کمبل کھینچ لیا۔

لیکن ایمرے بھی نا، اتنی رات گئے کوئی اپنے ہی گھر میں ایسے داخل ہوتا ہے کیا؟

صبح کے پانچ بج رہے تھے۔ ایلول آہستہ سے اٹھی اور بغیر آواز کیے ایمرے کے کمرے کا دروازہ کھولا۔ اندر داخل ہوئی تو سامنے ایمرے کا ڈبل بیڈ فائلوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ پہلی بار اس کے کمرے میں آئی تھی، اس لیے سب کچھ دیکھ کر حیران تھی۔ بائیں جانب الماری تھی، اس کے برابر میں کھلی کھڑکی سے ٹھنڈی ہوا اندر آ رہی تھی، پردہ زور سے ہل رہا تھا۔ کھڑکی کے پاس اسٹڈی ٹیبل پر ایمرے جھکا ہوا، لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر سر رکھے سو رہا تھا۔

ایلول آہستہ سے قریب گئی۔ لیپ ٹاپ کی اسکرین پر ایک فائل کھلی تھی، جس پر "یلدیز" ایک ترک لڑکی کا نام، جس کا مطلب "ستارہ" ہوتا ہے۔ وہ حیران ہوئی، ایمرے کسی یلدیز کو کیوں ٹریس کر رہا تھا؟

قریب ہی ایمرے کا فون رکھا تھا۔ اس پر ممت کی چیٹ کھلی تھی۔۔۔ وہی شخص جس کی کال ایلول نے دو ماہ پہلے اٹھائی تھی۔ اس کے میسج پر ایک نیا ان ریڈ میسج آیا ہوا تھا

"تم فکر نہ کرنا، اس کا صفایا آج رات ہی ہو جائے گا۔ اسے ختم میں خود کروں گا۔"

NOVEL E MEHAR

یہ پڑھ کر ایلول کے دل میں خوف سرایت کر گیا۔ کمرے کی ٹھنڈی ہوا جیسے اچانک بوجھل ہو گئی ہو۔ اسے یوں لگا جیسے وہ کسی خطرے کے بہت قریب کھڑی ہے۔

اس کے دماغ میں کافی سوالات آئے... یہ ممہت کون ہے؟... کس کو مارنے کی بات کر رہا ہے؟... اور یہ میسج ایمرے کو کیوں کیا ہے؟... کیا ایمرے یہی کام کرتا ہے؟... تو کیا وہ واقعی دیر رات تک یہی کرتا رہتا ہے؟... کیا وہ غنڈوں والے کام کرتا ہے؟... لیکن ایمرے شکل و صورت سے تو ایسا نہیں لگتا... کیا خبر، آج کل تو شکلیں اور باتیں بھی دھوکہ دے دیتی ہیں... یہ سارے سوالات اس کے دماغ میں گھوم رہے تھے۔

اس کی نظر دوبارہ فون پر پڑی، اس نے دیکھا کہ وہ میسج ڈیلیٹ کر دیا گیا تھا۔ یہ دیکھ کر دوبارہ اس کو الجھن محسوس ہوئی اور سوال بدل گئے۔ وہ میسج ڈیلیٹ کیوں کیا؟... دوبارہ یہ ممہت آخر کون ہے؟... اس کا تعلق کیا ہے ایمرے سے؟... ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ایمرے کو غلطی سے میسج کیا ہو لیکن پھر بھی کسی کو مارنے کی باتیں ہو رہی تھی؟... کیا ممہت غلط آدمی ہے اور ایمرے کو دھوکہ دے رہا ہے؟... لیکن ایمرے بھی تو ییلدیز کو ٹریس کر رہا ہے؟... اللہ، اللہ، کتنے سوال لیکن ایک کا بھی جواب نہیں، میرا دماغ خراب ہو جائے گا... ایسا بھی ہو سکتا ہے ایمرے کوئی مافیا ٹیم کا آدمی ہو، اف توبہ ایلول، کیسی باتیں سوچ رہی ہو۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ دل ہی دل میں خود سے باتیں کرتی رہی... ایلول اچانک پیچھے ہٹی تو اس کے پاؤں میں کچھ چبھ گیا۔ نیچے دیکھا تو ٹوٹا ہوا کافی مگ بکھرا پڑا تھا۔ ایک ہلکی سی چیخ نکلی، اور اسی آواز سے ایمرے چونک کر جاگ گیا۔ وہ کرسی پر سیدھا ہوا، آنکھیں ملیں، گہری سانس لے کر بول اٹھا

"ایلول؟ تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو؟ اس وقت تم کسی چڑیل سے کم نہیں لگ رہیں"

"میں تو بس یہ دیکھنے آئی تھی کہ آپ جاگ رہے ہیں یا نہیں، مگر پاؤں میں آپ کا ٹوٹا مگ چبھ گیا۔"

ایمرے فوراً نیچے جھکا، "سوری، غلطی سے گرا تھا۔ دکھاؤ، زیادہ لگی تو نہیں؟"

"نہیں، بس ہلکی سی۔ ویسے آپ کی پٹی تو پوری سرخ ہو گئی ہے۔"

"کیا؟ سرخ؟"

"یعنی خون نکل آیا ہے۔" وہ ہنس دی۔ "سوری، لیکن آپ کے چہرے کا حال دیکھ کر ہنسی روکنا مشکل ہے"

"ایمرے نے سنجیدگی سے کہا، "بہت بری بات ہے۔ چلو، اب جا کر سو جاؤ۔

"پہلے یہ بتائیں، آپ کسی یلدیز نام کی لڑکی کو کیوں ٹریس کر رہے تھے؟"

NOVEL-E-MEHAR

ایمرے چند لمحے خاموش رہا، پھر مسکرا کر بولا، "استغفراللہ، میں کسی لڑکی کو ٹریس نہیں کر دراصل وہ ایک یو ایس بی کا نام ہے، جسے ہم تلاش کر رہے ہیں۔"

ایلول نے سر ہلایا، "اچھا، ٹھیک ہے۔ اور ہاں، یہ کمرہ صاف آپ خود کریں گے، میں نہیں"

ایمرے ہنسا، "ٹھیک ہے، خود کر لوں گا۔ اب جاؤ، سونے کا وقت ہو گیا ہے۔"

ایلول مسکراتی ہوئی باہر نکلی، مگر اس کے ذہن میں ممت کے میسج کی بات گونج رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ ایمرے نے کچھ چھپایا ہے۔۔۔ اور اب وہ خود یہ راز جاننے کا ارادہ کر چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بھائی آپ میری فکر کرتے ہیں؟"

"ہاں کرتا ہوں۔"

"مجھے نہیں لگتا۔"

NOVEL-E-MEHAR

"ایسا کیوں سوچتی ہو؟ میں ہمیشہ سے تمہاری فکر کرتا آیا ہوں۔"

"اچھا، پھر ایک بات بتائیں کہ جب میں یہاں ترکی آئی تھی تب آپ نے گھر آ کر رہنا شروع کیا تھا، تو پہلے کہاں رہتے تھے اور اب کیوں یہاں رہ رہے ہیں؟" ایمرے کو اس سوال کی توقع بالکل نہیں تھی وہ خاموش، جیسے اسے سانپ سونگھ گیا ہو۔

"ایلول، شٹ! تم نے یہ کیوں کہا؟ کیوں پرانے زخم ہرے کرنے میں لگی ہو؟ جب بھائی اچھے سے برتاؤ کر رہا تھا تو یہ سب کیوں کہہ دیا؟" اس کی شکل دیکھنے کے بعد ایلول نے دل میں محسوس کیا کہ اسے یہ نہیں کہنا چاہیے تھا، لیکن اب کیا کرتی، وہ بولنے سے پہلے سوچتی تھوڑی ہے۔

"ہمم، بات پر غور کرنا پڑے گا۔ یہ اتنا آسان جواب نہیں ہے۔ اس سوال کے جواب کے لیے تمہیں صحیح وقت کا انتظار کرنا ہوگا۔ لیکن اگر وہ صحیح وقت کبھی آیا ہی نہیں اور اگر میں نہیں رہا، پھر اس سوال کا جواب ایک نامکمل پہیلی بن جائے گا۔ اب میں جا رہا ہوں۔ اگر چلنا ہے تو تم بھی چلو۔ گرینڈ بازار جا رہا ہوں، کچھ کام ہے۔ تو چلو گی؟" اس وقت ایمرے بھی کسی پہیلی سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ پتہ نہیں اس کی ان باتوں کا کیا مطلب تھا۔ وہ بغیر کچھ بولے اٹھی اور کپڑے بدل کر ایمرے کے ساتھ گرینڈ بازار چلی گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

گرینڈ بازار جاتے ہوئے ایلول کے دل میں کئی سوالات تھے۔ ایمرے کی باتیں اس کے ذہن میں گھوم رہی تھیں۔ اس نے سوچا کہ شاید وہ کبھی بھی ان سوالات کے جوابات نہ پا سکے گی، لیکن اس وقت اس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا۔

گرینڈ بازار کی رونقوں میں ایمرے اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا، جبکہ ایلول نے بازار کی مختلف دکانوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کیسے ایمرے کے اس پراسرار رویے کو سمجھے۔

بازار میں گھومتے ہوئے ایمرے نے ایلول کی طرف دیکھا اور کہا، "کچھ خریدنا ہے؟"

ایلول نے سر ہلایا، "نہیں، میں بس دیکھ رہی ہوں۔"

ایمرے نے اپنے کام نپٹائے اور پھر گھر کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں ایمرے نے ایلول کی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے کہا،

"دیکھو، جو کچھ بھی ہو، میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔ کبھی بھی یہ مت سوچنا کہ میں تمہاری پرواہ نہیں کرتا۔"

ایلول نے بھی مسکرا کر جواب دیا،

"شکریہ، ایمرے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆posted on
NOVEL-E-MEHAR
www.novelemehar.online

اگلا دن ۳۱ دسمبر تھا اور کل نیو ایئر تھا۔ اس کی یونیورسٹی میں ان سب چیزوں کی اہمیت نہیں تھی، بس پڑھائی کو اپنا مقصد بنانا چاہیے کیونکہ دنیا کا سکون اور چین سب اسی سے ملتا ہے۔ انسان کو اپنے آپ کو مصروف رکھنے کے لیے زندگی کے ہر موڑ پر کچھ نہ کچھ کرتے رہنا چاہیے تاکہ وہ دنیا کی ذلت اور طعنوں سے بچا رہے۔ یہ اس کی یونیورسٹی کے الفاظ تھے جو وہ روز

یونیورسٹی میں داخل ہوتے ہی پڑھا کرتی تھی اور ان ہی الفاظ سے اس کا دن شروع اور ختم ہوتا تھا۔

آج پہلی کلاس پوسٹپونڈ ہوگئی تھی تو سب کیفے ٹیریا میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ایلول بھی جو وان،ماری،عالیانہ اور میمی سے بیٹھ کر باتیں کر رہی تھی

"So, what are your plans for tomorrow evening?"

"تو بتاو کل کا کیا پروگرام ہے؟

میمی نے کافی کے مگ سے ایک سپ لیتے ہوئے کہا۔

"I will spend tomorrow's night with my family... and what about others?"

"میں کل کی رات اپنے گھر والوں کے ساتھ گزاروں گی... باقی سب اپنا بتاو؟"

NOVEL-E-MEHAR

عالیانہ تھی تو پاکستانی لیکن اس کا انگلش

بولنے کا ایکسنٹ بلکل برٹش تھا۔

"I haven't decided it yet but if anyone of you will invite me, I will surely come."

"میں نے ابھی فیصلہ نہیں کیا لیکن اگر آپ میں سے کوئی مجھے بلائے گا تو میں ضرور آؤں گی"

"Okay then, Mimi is planning New Year Eve at her house. So Eylul, would you like to come?"

"ٹھیک ہے، ممی اپنے گھر نئے سال کی شام کا پروگرام بنا رہی ہیں، تو ایلول، کیا تم آنا پسند کرو گی؟"

جو وان ہمیشہ ایلول کا نام بہت عجیب طریقے سے لیتی تھی

"Yes sure, I will come."

"ہاں! میں ضرور آؤ گی۔"

ایلول نے ہامی بھر لی کہ وہ ضرور آئے گی۔

گھر پہنچی تو اس نے پہلے اپنے کپڑے ڈیسائیڈ کیے لیکن اسے کوئی بھی سمجھ نہیں آیا کہ کیا پہنے۔ پھر اسے یاد آیا کہ اس کے ابا اس کے لیے نیا لال رنگ کا کوٹ لے کر آئے تھے اور اس نے پہلے جواہر سے سرخ ہیٹ لی تھی اور اس کے پاس سیاہ پینٹ شرٹ تو پہلے ہی تھی۔

NOVEL-E-MEHAR

آج رات اس نے کھانے میں اسکندر کباب، سوپ (جو دال اور ٹماٹر سے بنتا ہے) بنایا اور میٹھے میں اس نے ترک لیموں کے کپ کیکس بنائے۔ اس کا برا حال ہو گیا تھا اتنی دیر کام کرتے ہوئے، لیکن کھانا بہت اچھا بنا۔ 9 بجے تک اس کے ابا اور بھائی دونوں گھر پر آ گئے تھے۔ آج پہلی دفعہ تینوں نے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔

"واہ، یہ بہت لذیذ ہے۔"

"واقعی، ایلول، یہ بہت اچھا ہے۔"

"بہت شکریہ، مجھے خوشی ہے کہ آپ کو سب اچھا لگا۔ میں نے میٹھے میں بھی کچھ بنایا ہے، میں ابھی لے کر آتی ہوں۔" اور وہ اٹھ کر فریج سے کپ کیکس لے آئی۔ وہ بھی ایمرے اور اس کے ابا کو بہت اچھے لگے۔ پھر کھانے سے فارغ ہو کر اس کے ابا ٹی وی دیکھ رہے تھے، ایمرے اپنے کمرے میں دوبارہ وہیں گندی فائلز پر کام کر رہا تھا۔ ایلول ایمرے کے پاس کمرے میں آئی۔

"بھائی!!... کل آپ کا کیا پلان ہے؟"

کیوں؟ کل کیا ہے ایسا؟ دیکھو، ابھی بھی یوایس بی نہیں ملی ہے تو میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جا سکتا اور باقی جیسے روز کام کرتا ہوں، ویسے ہی کروں گا۔

"نہیں، آپ میری بات سمجھے نہیں، کل نیو ایئر ایو ہو گی تو آپ کیا کریں گے؟"

"دیکھو، میں نیو ایئر صرف محرم کے مہینے میں مناتا ہوں کیونکہ میں ایک مسلمان ہوں اور اول تو میں نیو ایئر محرم میں بھی نہیں مناتا، کیونکہ ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا اور وقت بہت جلدی گزر جاتا ہے اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا کب اللہ ہماری زندگی لے لیتا ہے۔ اور یہی گزرتا وقت ہمیں ہماری موت کے قریب لے کر جا رہا ہے اور دجالی فتنوں کے بھی۔ تو نہ ہی

NOVEL-E-MEHAR

میں سالگرہ مناتا ہوں کیونکہ ان سب کو نہیں منانے سے میری زندگی میں اگر ایک تبدیلی آئے گی تو وہ یہ ہوگی کہ میں اللہ کے احکام مان رہا ہوں اور اللہ ان لوگوں کو کبھی رسوا نہیں کرتا جو اللہ کی بات مانیں اور اس چیز سے دوری اختیار کر لے جس سے اس کے رب نے اسے منع کیا ہے اور وہ چیز پسند کرے جو اس کے رب کو پسند ہے۔ تو میں یہ نہیں کرتا، کل کا بھی میرا وہی روٹین ہوگا جیسا روز ہوتا ہے... ویسے کیا تم کہیں جا رہی ہو؟"

"میں جو وان اور میمی کے گھر جاؤں گی نیو ایئر پارٹی کے لیے"، اس نے فوراً سے جواب دیا، جیسے اس نے ایمرے کی ساری باتوں کو نظر انداز کر دیا ہو۔ اور پھر وہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تاکہ ایمرے اسے نیو ایئر پارٹی میں جانے سے منع نہ کر دے۔

اس نے ایمرے کی باتوں پر ذرا بھی غور نہیں کرنا تھا۔ اگر وہ کرتی تو پھر کل کیسے اپنی دوستوں کے ساتھ مزے کرتی؟ وہ بیڈ پر لیٹی، اپنے موبائل پر یوٹیوب پر کچھ دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں گہری نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

یہ وہی دھیمہ، نرم سا لہجہ تھا جو اس کو پہلی بار سننے پر ہی بہت متاثر کر گیا تھا۔ لیکن آج سڑکوں پر کافی چہل قدمی تھی۔ ہر جگہ اسے لوگ نظر آ رہے تھے۔ پھر وہی دھیمہ لہجہ، جو یقیناً اس کی امی کا ہی تھا، کہاں سے آ رہا تھا؟ وہ آواز کے تعاقب میں گئی۔ وہاں اس کی ماما سامنے منہ پھیر کر کھڑی تھیں، ایسا لگتا تھا کہ وہ اس سے ذرا خفا سی ہیں۔

"ماما!!"اس نے خوشی سے چیخ کر کہا لیکن اس کی امی نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔

اس نے دوبارہ آواز دی لیکن پھر بھی نہیں دیکھا۔وہ تھوڑا اور قریب آئی تو اس کی ماما نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہا،"میں آپ سے بات نہیں کر رہی۔"

"لیکن کیوں؟میں نے تو آج کوئی غلط کام نہیں کیا۔"

"ہاں،نہیں کیا،البتہ آپ نے غلط کام کرنے کی نیت تو بنا رکھی ہے۔اور صرف نیت ہی کافی ہوتی ہے جو انسان سے غلط کام کروا دے۔"

"تو پھر آپ ہی بتا دیں کہ میں نے کیا نیت کی ہے غلط کام کرنے کی۔"وہ کافی الجھی ہوئی تھی۔

"آپ کل نیو ایئر پارٹی میں جا رہی ہیں اور آپ نے وہاں پہن کر جانے کے لیے لال رنگ کا کوٹ ڈیسائیڈ کیا ہے۔آپ کو پتہ ہے،لال رنگ تمام رنگوں میں سب سے بھڑکیلا رنگ ہے اور آپ وہی پہن کر پوری محفل میں گھومیں گی۔سب کی نظریں آپ پر ہی ہوں گی اور یہ غلط ہے کہ کوئی نا محرم آپ کو دیکھے۔۔۔!!!"

بات ختم ہوتے ہی وہ نیند سے جاگ گئی۔اس کو کافی تیز بخار ہو رہا تھا۔شاید اس نے کل جو آئس کریم کھائی تھی،اس وجہ سے ہو رہا ہو۔

اس کا بخار صبح 6 بجے تک اور زیادہ ہو گیا تھا۔اس نے اپنے لیے یخنی بنائی تھی لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔وہ مفلر پہن کر بستر پر نڈھال بیٹھی تھی۔اس کی ناک سرخ اور آنکھیں نم

NOVEL-E-MEHAR

تھیں۔وہ کتاب پڑھ رہی تھی لیکن اسے کتاب پڑھ کر بھی نیند نہیں آرہی تھی۔ایسے ہی کافی گھنٹے گزر گئے اور صبح کے 12 بج گئے۔ایمرے ابھی گھر پر ہی تھا،بس آفس کے لیئے نکل رہا تھا۔ایک نظر ایلول کے کمرے پر ڈالی تو دیکھا کہ وہ مفلر پہنے اور اوپر کمبل لیے ہاتھ میں کتاب رکھ کر سو رہی تھی، لیکن اس کے چہرے سے اس کا بخار صاف نظر آرہا تھا۔

ایمرے فوراً ایلول کے کمرے میں داخل ہوا،اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔اس کا ماتھا گرم تھا۔

"ایلول، تمہیں بخار ہے؟"ایمرے نے نرمی سے پوچھا۔

ایلول نے آنکھیں کھولیں اور کمزوری سے کہا،"ہاں، مجھے کل رات سے بخار ہے۔میں نے یخنی بھی بنائی تھی لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔"

ایمرے نے فکر مندی سے کہا،"تم کپڑے تبدیل کر کے آو ہم ابھی ڈاکٹر کے جا رہے ہیں"

NOVEL-E-MEHAR

اس کو تو آج نیو ایئر پارٹی میں جانا تھا لیکن بس کیا کر سکتی تھی، وہ نہیں جا سکی۔نیو ایئر جمعہ کو آیا تھا تو ہفتہ اور اتوار اس نے گھر میں ہی آرام کیا اور پھر پیر کو یونیورسٹی جانے کے لیے بالکل فریش تھی۔

پیر کی صبح جب ایلول اٹھی تو اس نے خود کو کافی بہتر محسوس کیا۔اس نے اپنی تیاری کی اور آ یونیورسٹی کے لیے نکل گئی۔جب وہ یونیورسٹی پہنچی تو اس کی دوستیں اسے دیکھ کر خوش ہو

NOVEL-E-MEHAR

"Hey Eylul! How are you feeling now?"

"ہیلو ایلول! اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟"

ماری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"I am much better now, thank you. I missed the New Year party though,"

"میں اب بہت بہتر ہوں، شکریہ۔ میں نے نئے سال کی پارٹی مس کر دی،"

ایلول نے جواب دیا۔

"Oh, we missed you too! It wasn't the same without you,"

"اوہ، ہم نے بھی تمہیں یاد کیا! تمہارے بغیر ویسی نہیں تھی"

میمی نے کہا۔

ایلول نے مسکرا کر سر ہلایا اور اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

روز کے معمول کے مطابق وہ یونیورسٹی گئی۔ آج اُس کی پہلی اور دوسری کلاس پوسٹپونڈ ہو گئی تھی، اس لیے وہ پہلے تو لائبریری میں بیٹھ کر کتابیں پڑھ رہی تھی، پھر تھوڑی دیر جو وان، می چا، ماری، سارہ، علیانہ کے ساتھ باسکٹ بال کھیلنے چلی گئی۔ اُس کو باسکٹ بال بہت اچھی کھیلنی آتی تھی۔ پاکستان میں بھی وہ نکسور کالج میں گرلز باسکٹ بال ٹیم کی کپتان تھی، یہاں تو بس ایسے ہی وہ سب دوستیں مل کر کھیل رہی تھیں۔

"علیانہ! احتیاط سے!" ایلول نے زور سے چیخ کر کہا، کیونکہ بال سیدھی اُس کے سر کی طرف آرہی تھی۔ علیانہ فوراً جھک گئی اور بچ گئی۔ ایلول گول کرنے ہی والی تھی کہ اچانک دوسری باسکٹ بال ہوا میں اُڑتی ہوئی سیدھی باسکٹ میں جا گری۔ سب لڑکیوں نے چونک کر دیکھا کہ یہ بال کس نے پھینکی۔۔ دور سات لڑکے کھڑے تھے، اور بیچ والے نے نشانہ مارا تھا۔

وہ سب کمپیوٹر کے طلبہ تھے: ژاؤ ییکن، مرتضیٰ، ژانگ وی، جونگ سو، اولیور، گیبریئل اور لینوکس۔ ایلول نے منہ بنا کر سوچا، "اب ان کو کیا مسئلہ ہے؟ اسٹائل مارنے آگئے ہیں شاید"

ژاؤ نے مسکرا کر کہا،

"Would you like to play with us?"

(ہمارے ساتھ کھیلنا پسند کرو گی؟)

NOVEL-E-MEHAR

ایلول نے انکار میں سر ہلایا،

"No, thanks. We're happy together."

(نہیں شکریہ۔ ہم ساتھ خوش ہیں)

گیبریئل ہنسا،

"You're missing a golden chance."

(تم سنہرا موقع گنوا رہی ہو۔)

ایلول نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا،

“Then you’re getting one because I haven’t beaten anyone in a long time.”

(پھر تمہیں ایک موقع مل رہا ہے کیونکہ میں نے کافی وقت سے کسی کو پیٹا نہیں ہے)

وہ ہنسے اور بولے،

“Okay, let’s play basketball. Whoever wins decides the punishment.”

ایلول نے اپنی ٹیم کی طرف دیکھا۔سب ہچکچا رہی تھیں، مگر آخر وہ مان گئیں۔

گیم شروع ہوا۔۔۔پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا، سب گول لڑکیوں کے حق میں گئے۔لڑکے غصے سے لال ہو گئے۔اگلے راؤنڈ میں انہوں نے دھوکہ دہی شروع کر دی۔گیبریئل اور اولیور نے چالاکی سے ایلول کو ٹرِپ کر دیا۔وہ زمین پر زور سے گری، اس کے ٹخنے میں چوٹ لگ گئی۔

میمی اور ماری نے اسے سہارا دے کر کیفے ٹیریا پہنچایا۔تھوڑی دیر بعد وہی لڑکے ہنستے ہوئے دوبارہ وہاں آ گئے——جیسے انہیں کسی بات کا کوئی افسوس نہ ہو۔

"So sad, you fell down or you are just doing drama to take attention of your friends.

NOVEL E MEHAR

بہت افسوس ہوا، آپ گر گئیں یا آپ صرف اپنے دوستوں کی توجہ کے لیے ڈرامہ کر رہی ہیں۔

ایلول نے بھی اپنے پاؤں کی فکر نہیں کی اور کھڑی ہوئی، ان میں سے بیچ والے کا کالر پکڑا اور زور سے دھکا دیا۔ ساتھ میں ٹیبل پر سارہ کی کافی رکھی تھی اور ماری نے ایلول کے لیے جوس منگوایا تھا، وہ بھی رکھا تھا۔ اس نے وہ دونوں گلاس اُٹھائے اور ان پر اُلٹ دیے اور کہا

"خبردار مجھ سے ایسے بات کی تو، میں ایک لڑکی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں کمزور ہوں، میں اپنے بھائی کی طرح ہوں، تم لوگوں کی طرح ڈرپوک نہیں۔"

وہاں کسی کو بات شاید سمجھ نہیں آئی ہو لیکن سارہ اور ماری کو ضرور آگئی تھی۔ اور پھر وہ کرسیوں کا سہارا لیتے ہوئے کیفے سے باہر آئیں اور کلاس میں جا کر بیٹھ گئیں۔

NOVEL-E-MEHAR

آخر کار آج کا ٹریجک دن ختم ہوا، اب وہ سکون سے گھر گئی، لیکن اس کے ساتھ جووان اور میمی بھی گئیں تا کہ اس کو چلنے میں کچھ مسئلہ ہو تو وہ اس کو سنبھال لیں۔

آخر وہ گھر پہنچ گئی لیکن ابھی بھی چوتھی منزل تک اسے چڑھ کر جانا تھا۔ جووان اور می چانے اس کی اوپر چڑھنے میں بہت مدد کی اور پھر آخر کار اپنے گھر کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔ اس نے ڈور بیل بجائی تو ایمرے نے دروازہ کھولا۔ پہلے تو وہ ایلول سے کچھ پوچھنے والا تھا لیکن پھر اس کی دوستوں کو دیکھا کہ وہ ان کے سہارے کھڑی ہے تو اس نے فوراً پوچھا

"ایلول کیا ہوا؟...بتاؤ یہ کیسے ہوا...بولو کس نے کیا یہ...کچھ بولو گی کیا...پہلے ادھر آکر بیٹھو"

ایمرے نے اس کو صوفے پر بٹھایا اور پھر اس کی دوستوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا

"آپ کی مدد کا شکریہ" اور وہ دونوں چلی گئیں۔ پھر وہ ایلول کے پاس آیا اور اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"کس کو پیٹ کر آئی ہو...فوراً بتادو۔"

"بس کالر پکڑ کر پیچھے دھکا دیا، گرم کافی اور ٹھنڈا جوس پھینک دیا، زیادہ کچھ نہیں۔"

"اُف..ایلول، کیوں کرتی ہو ایسا...ابھی تو بخار صحیح ہوا تھا، اب چوٹ کھا کر آگئی۔"

"غلط، بالکل غلط۔ میں نے بھی مارا ان کو، اور دوبارہ ملیں گے تو پھر سے ماروں گی۔"

"دیکھو...پلیز ان سے نہیں اُلجھنا۔ اگر تمہیں کچھ ہو گیا پھر میں کیا کروں گا...تم نے سوچا کبھی؟"

وہ ایمرے کو ایسے ہی دیکھتی رہی، اسے امید بھی نہیں تھی کہ وہ یہ کہے گا

ایمرے کی آنکھوں میں فکر اور پیار تھا

NOVEL-E-MEHAR

"ایلول، میں جانتا ہوں تمہاری بہادری، لیکن کبھی کبھی ہمیں لڑائی سے بچنا چاہیے۔" ایمرے نے نرمی سے کہا۔

"لیکن بھائی، انہوں نے ہمیں تنگ کیا اور میں اسے برداشت نہیں کر سکتی تھی۔" ایلول نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں، لیکن کبھی کبھی ہمیں سمجھداری سے کام لینا چاہیے۔ ہمیں اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے۔" ایمرے نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ایلول نے سر ہلایا، گویا وہ سمجھ گئی تھی۔" اچھا، میں آئندہ محتاط رہوں گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن جب وہ یونیورسٹی سے واپس آئی تو اس کے بابا گھر پر ہی تھے اور گھر پر کوئی آیا ہوا تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

"اسلام علیکم"، ایلول نے سلام کیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ کون تھے جو اس کے گھر میں بیٹھے تھے۔ اس نے اپنا لباس تبدیل کیا اور سفید لمبی فراک پہن لی جو اسے ایمرے نے تحفے میں دی تھی۔ وہ ابھی اپنا لیپ ٹاپ اور کتابیں لے کر بیٹھی ہی تھی کہ اس کے بابا کمرے میں آ گئے۔

"ایلول، دیکھو باہر کون آیا ہے؟"

"کون ہے بابا؟"

"میرا دوست آیا ہوا ہے اور اس کا بیٹا بھی ساتھ میں ہے، بہت بڑا بزنس مین ہے بلغاریہ میں۔ میں نے سوچا کہ تمہاری پڑھائی ختم ہو جائے تو پھر تمہاری شادی کر دوں، تو آ کر ان سے مل لو۔"

کیا؟ مجھے کوئی شادی وادی نہیں کرنی اور نہ ہی بلغاریہ جانا ہے۔ میں تو سائبر سیل میں انٹیلیجنس آفیسر بننے کا سوچ رہی تھی، یہ بابا نے کہاں پھنسایا؟"

وہ منہ بنا کر باہر صوفے پر آ کر بیٹھ گئی۔

"کیسی ہو، ایلول؟" وہ بڑی عمر کے لگ رہے تھے، لڑکے کے ابا ہوں گے۔

"ٹھیک ہوں!"

تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر پھر دوبارہ کمرے میں آ گئی۔ اسے تو صاف شادی سے انکار کرنا تھا لیکن پھر بابا ناراض نہ ہو جائیں۔

NOVEL-E-MEHAR

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ویسے کسی نے سچ کہا ہے کہ وقت بہت جلدی گزر جاتا ہے، ایلول کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔ وہ جون میں ترکی آئی تھی اور آج 5 جنوری تھا، اس کی یونیورسٹی کا پہلا سال ختم ہونے والا تھا۔

آج پھر وہ معمول کی طرح یونیورسٹی گئی۔

"Hey listen to me, Eylul..."

ہیلو میری بات سنو ایلول۔۔

میمی نے دور سے آواز دے کر کہا۔

"Yes, Mimi"

ہاں، میمی

ایلول اس کے قریب آگئی۔

"How are you now? By the way, your brother is so caring."

"کیسی ہو اب؟ ویسے تمہارا بھائی بہت خیال رکھنے والا ہے۔"

NOVEL-E-MEHAR

"Oh, really?"

"اوہ، واقعی؟"

"Yes, because my brother doesn't live with me, he is in Korea."

"ہاں، کیونکہ میرا بھائی میرے ساتھ نہیں رہتا، وہ کوریا میں ہے۔"

یہ جملہ وہ پاکستان میں اپنی دوستوں سے بھی کہا کرتی تھی جب ان کے چھوٹے بھائیوں کو دیکھتی تھی کہ وہ کتنے پیارے ہیں، لیکن آج اس نے اپنے بھائی کے لئے جملہ سنا۔

دل میں وہ سوچ رہی تھی، کوئی نہیں، کوئی کیئر نہیں کرتے بس دکھاتے ہیں سب، اتنی فکر ہوتی تو دس سال تک ترکی میں بیٹھا میرا انتظار نہ کر رہا ہوتا کہ ایلول جب ترکی آئے گی یونیورسٹی میں پڑھنے، تو میں اس کا خیال رکھوں گا۔ یہ لوگ بھی کیا عجیب ہیں شکلوں سے بہت معصوم ہوتے ہیں لیکن ان کی عادات، شوق اللہ، خیر کبھی تو مدد کر دیتا ہے میری، لیکن کبھی کبھی ہر دفعہ نہیں، لیکن ایلول تم اتنی بدگمان کیوں رہتی ہو کبھی تو ان لوگوں کی اہمیت سمجھا کرو جو تمہاری قدر کرتے ہیں، نہیں، غلط بات ایلول، ایسی باتیں نہیں سوچتے ورنہ تمہارا بھائی دوبارہ پہلے جیسا کام میں مصروف انسان بن جائے گا۔

وہ یہی دل میں سوچتی ہوئی کلاس میں چلی گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے 10 بج رہے تھے۔ ایلول کمرے سے باہر نکلی تو اس نے دیکھا کہ ایمرے ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ وہ عام طور پر رات کو ٹی وی نہیں دیکھتا تھا لیکن آج شاید اس کا کوئی کام نہیں تھا اس لیے بیٹھ گیا۔ وہ بھی اس کے ساتھ صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا بھائی؟ خیریت ہے، آپ ٹی وی دیکھ رہے ہیں...؟" اسے حیرانی ہوئی۔

"ہمم، آج کام نہیں تھا اس لیے دیکھ رہا ہوں۔"

"اوہ ہاں، آپ نے بتایا تھا کہ آپ کو چند دن کی چھٹی ملی ہے۔ ویسے آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟" ایمرے کافی دن سے گھر پر ہی تھا اور دفتر کا کوئی کام کرتے ہوئے نظر تو نہیں آرہا تھا اس لیے اس نے پوچھ لیا۔ اور پھر ٹی وی پر ایک ہلکی سی نظر ڈال کر پوچھا۔

میں 'تشکیلات' دیکھ رہا ہوں۔ مجھے یہ ترک ڈرامہ بہت اچھا لگتا ہے اور ابھی دیکھا کہ اس کا تیسرا سیزن بھی آگیا تو وہی دیکھ رہا تھا۔

"اوہ تو میں بھی دیکھوں؟"

وہ دونوں ایک گھنٹے تک وہاں بیٹھ کر دیکھتے رہے۔ اسے اب تک ان تمام کرداروں کے نام یاد ہو گئے تھے۔ ترک ڈرامے کا ہر اپیسوڈ 2 یا 2.5 گھنٹے کا ہوتا ہے۔

NOVEL-E-MEHAR

"بھائی، یہ کیا... کیا کوئی اپنی بیٹی کو بھی مار سکتا ہے؟ لیکن کیوں، صرف اس ایک فائل کی وجہ سے... لیکن باپ بیٹی کا رشتہ تو بہت انمول ہوتا ہے پھر اس نے اپنی بیٹی کو کیوں مارا؟ اور پہلے اسی نے اپنی بیوی اور بڑی بیٹی کو مار دیا تھا۔ کیا اصل دنیا میں بھی لوگ ایسے ہو سکتے ہیں، بھائی؟" ایلول بہت غور سے دیکھ رہی تھی

"ہاں، صرف ایک دنیاوی چیز کے لیے انسان اپنوں کی جان بھی لے لیتا ہے اور یہ حقیقت ہے، ایلول۔ یہ حقیقت جھٹلائی نہیں جاسکتی... یہ سب انسان کے اندر جو شیطان ہوتا ہے وہ کرواتا ہے، اور کوئی نہیں۔"

"لیکن انسان اتنا بے رحم کیسے ہو سکتا ہے کہ اپنی بیٹی کو مار دے اپنے ہی ہاتھوں سے؟"

"ہاں بے رحمی انسان کی فطرت میں شامل ہے... مگر ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا: کوئی بھی شروع سے بُرا نہیں ہوتا، کوئی بھی آغاز سے ولن نہیں بنتا۔ لوگ اور حالات اُسے دنیا کی نظر میں بُرا بنادیتے ہیں لیکن انتخاب ہمیشہ انسان کا اپنا ہوتا ہے۔"

"ایلول، ایسا نہیں کہ میرے ساتھ یا اس دنیا میں ہر اُس شخص کے ساتھ، جو اچھا سمجھا جاتا ہے، کچھ بُرا نہیں ہوا۔ ہوا ہے... بہت ہوا ہے۔ مگر غور سے دیکھو تو ہر اچھے انسان نے مشکلوں کے باوجود سچائی اور صحیح راستے کا انتخاب کیا۔

NOVEL E MEHAR

اور جو انسان خود اپنے لیے غلط راستہ چُنتا ہے... پھر اُس کے حصے میں تباہی کے سوا کچھ نہیں آتا۔

تم جانتی ہو، آج کل لوگوں کو ولن اس لیے پسند آتے ہیں کیونکہ وہ اپنے چاہنے والوں کے لیے دنیا میں تباہی مچا سکتے ہیں۔ لیکن اگر تھوڑی سی عقل استعمال کی جائے تو سمجھ آتا ہے کہ کسی اور کے ساتھ بُرا کر کے خود کو بچانا... یہ شیطان کی فطرت ہے، انسان کی نہیں۔

جب ایمرے کی بات ختم ہوئی تو دونوں نے پھر سے ٹی وی دیکھنا شروع کر دیا۔ ایلول ٹی وی دیکھتے ہوئے ہی سو گئی۔

صبح جب ایلول اٹھی تو ایمرے وہاں نہیں تھا۔ "ایمرے کہاں گیا؟" اس نے سوچا۔ پھر اس نے دیکھا کہ ایمرے سامنے کمرے سے نکلا، اس کا چہرا گیلا تھا اور بال بکھرے ہوئے تھے، وہ اُٹھ گیا تھا اور ابھی فریش ہو کر آیا تھا۔ ایلول نے جلدی سے وال کلاک پر وقت دیکھا، 10 بج رہے تھے۔

"شٹ، آج تو اٹھنے میں دیر ہو گئی!" (اسے 10:30 تک یونیورسٹی پہنچنا ہوتا ہے) وہ جلدی سے اٹھی اور کپڑے بدل کر یونیورسٹی کے لیے نکل گئی۔ آج اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا کیونکہ اسے یونیورسٹی پہنچنے میں 30 منٹ تو ضرور لگتے تھے۔ اب وہ بغیر وقت ضائع کیے نکل گئی۔ 10:15 تو یونہی ہو گئے تھے۔

NOVEL-E-MEHAR

یونیورسٹی کے راستے میں، اس نے اپنے دل میں سوچا، "امید ہے کہ آج کوئی ضروری لیکچر یا ٹیسٹ نہ ہو۔" اس کی سانسیں تیز ہو رہی تھیں اور دل میں عجیب سی گھبراہٹ تھی۔ جب وہ یونیورسٹی پہنچی تو اسے لگا کہ وہ بہت دیر سے پہنچی ہے، لیکن جب اس نے کلاس روم میں قدم رکھا تو خوش قسمتی سے پروفیسر ابھی تک نہیں آئے تھے۔

شکر ہے!" ایلول نے دل میں سوچا اور اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی۔ اس کے دوستوں نے بھی اسے وقت پر دیکھ کر سکون کی سانس لی۔

کلاس شروع ہونے کے بعد، ایلول نے دل ہی دل میں تہیہ کر لیا کہ وہ آئندہ کبھی اتنی دیر تک سونے کی عادت نہیں ڈالے گی۔ لیکچر کے دوران، اس نے پوری توجہ سے پروفیسر کی باتیں سنیں اور نوٹس بنائے۔

اگلے دن اس کا پیپر تھا۔ وہ کافی پریشان تھی۔ وہ پڑھائی میں اپنے خاندان میں سب سے اچھی تھی، لیکن اس بار اسے ٹینشن تھی کہ اگر اس پیپر میں فیل لکھا ہوا آیا تو اس کے سارے خواب چکنا چور ہو جائیں گے اور پھر وہ کبھی انٹیلیجنس آفیسر نہیں بن سکے گی۔

وہ اپنی کمپیوٹر کی موٹی موٹی کتابیں لے کر ایمرے کے کمرے کا دروازہ بجانے لگی۔ فوراً دروازہ کھل گیا اور ایمرے نظر آیا۔

"کیا ہوا؟" ایمرے نے ایک نظر اس کے ہاتھ میں پکڑی کتابوں کو دیکھا اور پوچھا۔

"مجھے ٹینشن ہو رہی ہے کل کے پیپر کی۔ آپ نے بھی تو یہی پڑھا ہے نا تو آپ میری تھوڑی مدد کریں گے... پلیز"

"ہاں ضرور، آؤ۔" ایمرے یہ کہہ کر ایک طرف ہو گیا اور اندر آنے کا اشارہ کیا۔ وہ فوراً اندر چلی گئی اور بستر پر بیٹھ گئی۔ ایمرے بھی وہیں بستر پر آ کر بیٹھ گیا۔۔ پھر ایمرے نے اسے پڑھانا شروع کیا۔

NOVEL-E-MEHAR

"ویسے بھائی...ایک بات پوچھنی تھی...وہ اس یلدز کا کیا ہوا... نہیں بلکہ اس یو ایس بی کا کیا ہوا؟"

ایمرے نے اس کی اس بات پر ایک لمبی سانس لی اور پھر کہا

ایلول، یہ تم نے کیا یاد دلا دیا...اس یو ایس بی کا سن کر میرے سر میں درد ہونا شروع ہو جاتا ہے...اور شدید درد... ویسے وہ نہیں ملی۔" ایمرے کے ان تمام الفاظ سے پریشانی جھلک رہی تھ،اس کے چہرے پر جو ایک ہلکی سی مسکراہٹ رہتی تھی وہ یو ایس بی کا سن کر ایک دم غائب ہو گئی۔

"سوری، مجھے یہ بات نہیں کرنی چاہیے تھی... لیکن ایک سوال ہے کہ اس میں ایسا کیا ہے جو "آپ اتنی شدت سے ڈھونڈ رہے ہیں اور اتنے پریشان ہیں اس کو لے کر؟

دیکھو، میں ایک انٹیلیجنس آفیسر ہوں اور یہ باتیں میں نہیں بتا سکتا۔ ہمیں ہر چیز کا راز رکھنا ہوتا ہے... یہاں تک کہ اپنے ٹیم ممبرز سے بھی ایسی باتیں نہیں کی جاتیں کیونکہ کسی کو نہیں پتا کہ کب انسان غدار بن جاتا ہے...اور کب وہ اپنی انا اور غرور کی وجہ سے اپنے لوگوں کو تباہ کر دیتا ہے کہ اسے پتا بھی نہیں چلتا اور وہ اپنے سارے رشتے کھو دیتا ہے

اس کا پیپر بہت اچھا ہوا۔اب ان سب سٹوڈنٹس کو چھٹیاں ملی تھیں اور پھر دوبارہ جولائی میں اگلا سیمسٹر شروع ہونا تھا۔اس نے کوئی پروگرام نہیں بنایااپنی دوستوں کے ساتھ کیونکہ اس نے سوچا تھا کہ وہ ایمرے کے ساتھ اپنی چھٹیاں گزارے گی۔

لیکن اس کی ساری پلاننگ پر پانی پھر گیا۔جب وہ گھر آئی،توگھر پر ایمرے نہیں تھا۔اس نے اس کے کمرے میں دیکھا،وہ وہاں بھی نہیں تھا کیونکہ بعض دفعہ وہ ایسا بھی کرتا تھا کہ اس کے گھر میں موجود ہونے کی خبر ہی نہیں ہوتی تھی۔ لیکن وہ وہاں نہیں تھا۔اس نے اسے کال کی تو رنگنگ کی آواز اس کے کمرے سے ہی آرہی تھی۔اس نے دیکھا کہ ایمرے کا فون اس کے کمرے کی دراز میں رکھا ہے۔وہاں بہت ساری یو ایس بی ڈرائیوز تھیں، لیکن اس نے کسی کو ہاتھ نہیں لگایا یا ان کے اندر جاننے کی طلب نہیں تھی کیونکہ اس کے سامنے ایمرے کا وہ اداس اور پریشان چہرہ آگیا تھا جو اس کا اس وقت بنا جب اس نے یلدز نام کی یو ایس بی کا ذکر کیا۔

NOVEL-E-MEHAR

وہاں دو اور فون بھی تھے۔اس نے اب اتنی بھی شرافت نہیں دکھائی کہ وہ ان دونوں فونز کو چیک نہ کرے۔اس نے ان میں سے ایک فون کھولا لیکن اس پر فنگر لاک لگا ہوا تھا۔ دوسرے پر نمبر لاک تھا،چار ڈیجیٹس کا۔اس نے تھوڑی دیر سوچا۔"ارے ایلول،اس میں چار ڈیجیٹ لاک ہے،تم اتنی سی بات نہیں سمجھ سکی۔ لیکن...اگر وہ اس کا پاس ورڈ نہ ہوا پھر کیا ہوگا...چلو پھر ایک دفعہ آزما کر دیکھو کہ کیا واقعی،تمہاری اہمیت ہے اس کی نظروں

میں..."اس نے اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے پہلا ڈیجیٹ ۲ لکھا... پھر دو دفعہ ۰ لکھا... پھر ۴ لکھا، یہ اس کا برتھ ایئر تھا اور اس نے ٹک پر کلک کر دیا، اپنی آنکھیں بند کیں کیونکہ اگر یہ پاس ورڈ نہیں تھا تو اس کا دل ٹوٹ جانا تھا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور فون پر سامنے ایپس نظر آئیں..."واو! میں نے کھول دیا!" وہ خوشی کے مارے اچھلی، ایک خوشی یہ بھی تھی کہ ایمرے نے اس کے برتھ ایئر کا پاس ورڈ رکھا۔

لیکن ایلول، ایسا بھی تو ہو سکتا ہے اس سال کچھ اور بھی ہوا ہو کیونکہ جب میں پیدا ہوئی تھی اس وقت ایمرے ۷ سال کا تھا۔" پھر اس نے سب سے پہلے واٹس ایپ کھولا کیونکہ اس کو چیٹس پڑھ کر ہی باتیں پتا چلتی تھیں، وہ اس کی تصویریں دیکھ کر کیا کرتی۔۔ اس نے واٹس ایپ کھولا۔ اس پر کافی سارے نمبرز سیو تھے جیسے اولڈ فرینڈز، احمد بے، ڈاکٹر بوراک، پروفیسر ڈیمیر، احمد زسنز، سیبالی ہوٹل کے مینجر، یاوز، کاردش، مافیا ٹیم باس، یوکرین سیٹ اپ روم (گروپ تھا)، یوسف، موسیٰ، محمت... آخری تین پڑھ کر وہ سوچ میں گم ہو گئی اور ساتھ ہی ایک اور نام مافیا ٹیم باس نے اس کو الجھن میں ڈال دیا۔

"یہ محمت یہاں بھی... موسیٰ اور یوسف اگر میں غلط نہ ہوں تو وہ دونوں میرے باقی دو بھائیوں کے نام ہیں لیکن ہو سکتا ہے یہ کوئی اور ہوں... اور مافیا ٹیم باس... یعنی میں غلط نہیں تھی، ایمرے بھی یہ کام کرتا ہے۔

NOVEL-E-MEHAR

اس کو کسی اور کے چیٹ سے کوئی غرض نہیں تھا،بس اس کو محمت کی اصلیت جاننی تھی کہ...وہ آخر کون ہے۔اس نے محمت کا چیٹ کھولا اور وہ چیٹ دیکھ کر اس کو بہت غصہ آیا کیونکہ وہ سب باتیں چائنیز میں تھیں۔اس نے موبائل واپس رکھ دیا اور کمرہ ویسے ہی بند کر کے اپنے کمرے میں آئی۔اس نے سوچ لیا تھا کہ اس بار ایمرے سے سب سچ نکلوالے گی۔

اس میں اتنا بھی دماغ نہیں تھا کہ ان کی باتوں کو گوگل ٹرانسلیٹ کرلے لیکن اس وقت حیرت کی وجہ سے اس کا دماغ نہیں چل رہا تھا اور ایک جستجو بھی تھی ایمرے کو لے کر۔

"Emre хтось відкрив твій телефон, перевір його швидко, що якщо це твій тато"

NOVEL-E-MEHAR

کرسی پر بیٹھے شخص نے اپنا فون کھولا جس پر سیاہ کور تھا۔اس نے میسج پڑھا،پھر اپنا کوٹ اٹھایا اور فوراً کمرے سے باہر آگیا۔ایئرپورٹ پہنچا بغیر وقت ضائع کیے،پہلی فلائٹ لی اور ترکش ایئرلائن میں بیٹھ گیا۔

پلین میں بیٹھنے کے بعد اس نے دوبارہ اپنی جیب سے فون نکالا اور دوبارہ وہی میسج پڑھا۔ موبائل کی روشنی سے اس کا چہرہ چمک رہا تھا،اس کی آنکھیں سرخ ہوگئیں،ان سے شدید غصہ جھلک رہا تھا۔پلین میں دو گھنٹے لگے اور پھر وہ ترکی کے ایئرپورٹ سے باہر نکلا۔اس کے لیے گاڑی پہلے ہی ایئرپورٹ پر پہنچادی گئی تھی لیکن اس میں کوئی ڈرائیور نہیں تھا۔اس نے

گاڑی خود ہی چلائی۔اس وقت ترکی میں رات کے دو بج رہے تھے۔ساری سڑکیں خالی پڑی تھیں،وہ ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتا ہوا اپنے گھر پہنچ گیا۔

گھر کی چابی اس کے پاس پہلے سے ہی تھی۔اس نے چابی سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ اپنا کوٹ زور سے صوفے پر پھینکا اور۔۔۔۔

ایلول کے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔وہ بے خبر سو رہی تھی۔۔۔اس نے بے دردی سے اس وہ اس کو

جھنجھوڑا اور اٹھایا،وہ ایمرے کو اس طرح دیکھ کر ڈر گئی تھی

"Kimin izniyle telefonumu açtın, ha?"

(کس کی اجازت سے تم نے میرا فون کھولا،ہاں؟)اس نے غصے سے پوچھا،وہ ابھی اپنی آنکھیں ہی مل رہی تھی۔

"hangi cep telefonu"

(کیسا فون؟)اس نے نرمی سے کہا۔

"Masummuş gibi davranma, sadece bunu neden yaptığını söyle bana?"

NOVEL-E-MEHAR

(زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں، بس اتنا جواب دو تم نے یہ کیوں کیا؟")اس کا لہجہ تلخ ہوتا جارہا تھا۔

"میں آپ کو کال کر رہی تھی لیکن آپ اپنا فون یہاں بھول گئے تھے، میں نے بس آپ کا فون اٹھایا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں دو اور بھی رکھے تھے لیکن ان پر لاک لگا ہوا تھا۔ میں نے ایک کو کھول لیا، بس اتنا ہی کیا"

"oh gerçekten sadece bunu yaptın, ha? Sohbetlerimi açıp okumaya çalışmadın mı, ha? Eylül bana bunu neden yaptığını söyle sadece şu soruya cevap ver"

(اوہ واقعی، تم نے بس اتنا ہی کیا؟ کیا تم نے میرے چیٹس نہیں کھولے اور ان کو پڑھنے کی کوشش نہیں کی؟ ہاں؟ بتاؤ مجھے، تم نے یہ کیوں کیا، مجھے بس اس سوال کا جواب چاہیے، ایلول!!!!)

"bunu duyduğun için üzgünüm ama.... Sana karşı sorumlu değilim ve benimle bu şekilde konuşmaya asla cesaret etme, EMRE!!!!"

(معاف کرنا تمہیں یہ سننا پڑ رہا ہے لیکن... میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں اور آج کے بعد دوبارہ اس طرح بات کرنے کی ہمت نہ کرنا، ایمرے!!!!!) وہ بھی اپنے ہوش و حواس میں آگئی۔

ah bak kim konuşuyor, kim doğru düzgün büyümemiş bile"

(اوہ دیکھو تو کون بات کر رہا ہے، جو ابھی صحیح سے بڑی بھی نہیں ہوئی۔") اس کے چہرے پر ایک تلخ اور نفرت سے بھری مسکراہٹ آئی۔

"Emre bey şimdi haddini aşıyorsun, izin verirsen hadi sana haddini söyleyeyim, anladım"

NOVEL-E-MEHAR

(ایمرے صاحب، اب آپ اپنی حد پار کر رہے ہیں، اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو آپ کی حدود بتاؤں؟ سمجھ گئے؟") اس کا لہجہ بھی اب تلخ ہو گیا تھا۔

"شروع سے ہی میں اپنی حدود میں رہ رہا ہوں لیکن شاید تم اپنی حدود بھول گئی ہو۔ اور تمہیں کس نے اجازت دی میری زندگی میں دخل اندازی کرنے کی؟") ایمرے کا یہ رویہ اس نے آج پہلی بار دیکھا، اتنے غصے میں، اتنی نفرت وہ بھی ایلول کے لیے، اتنا تلخ لہجہ کیا ہو گیا تھا آج ایمرے کو؟

"ٹھیک ہے، میں تمہارے جیسے کسی مجرم کی زندگی میں دخل اندازی نہیں کروں گی کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں!!۔۔تم لوگوں کی جان لے لیتے ہواور میرے سامنے معصوم بنتے ہو۔۔۔ تمہیں شرم نہیں آتی جب تم میری آنکھوں میں دیکھتے ہواور مجھے اپنی بہن کہتے ہو۔۔۔!تم ایک مجرم ہو، تم نے صرف ایک ڈراما کیا کہ تم انٹیلی جنس آفیسر ہو۔۔۔ لیکن سچ یہ ہے کہ تم وہ نہیں ہو۔۔۔تم میری نظروں میں ایک مجرم ہو بس۔۔۔ تمہیں تو اپنی بہن سے بات کرنی بھی نہیں آتی۔۔۔اوہ، معاف کرنا، میں خود کو کب سے تمہاری بہن کہہ رہی ہوں...خود کو تمہاری بہن کہنا بہت شرم کی بات ہے ہمت اور تم دونوں مجھے پاگل بنارہے تھے کہ انٹیلی جنس آفیسرز ہو لیکن سچ، یہ ہے کہ تم دونوں مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو۔"

اس نے سب کچھ کہہ دیا۔۔۔ چیخ چیخ کر، بے روک ٹوک، بنا ایک لمحے کو رکے۔آنسو اُس کی آنکھوں سے بہتے رہے مگر اُس کی آواز نہیں ٹوٹی۔

NOVEL-E-MEHAR

اُس کی آخری بات سنتے ہی ایمرے کا ضبط ٹوٹ گیا۔اُس نے غصے میں ہاتھ اٹھایا، مگر ایلول نے فوراً دونوں ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے رکھ دیے۔ایمرے کا اٹھا ہوا ہاتھ ہوا میں ہی رک گیا۔چند ثانیے اسے دیکھتا رہا، پھر ایک جھٹکے سے صوفے پر رکھا اپنا کوٹ اٹھایا اور تیز قدموں سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

وہ گھر سے باہر نکلتے ہوئے دروازہ زور سے بند کر گیا۔آواز پورے لاؤنج میں گونج اٹھی، مگر ایلول نے اس طرف نظر تک نہ اٹھائی۔

جیسے ہی دروازہ بند ہوا، وہ بے اختیار صوفے پر بیٹھ گئی۔دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔لیکن اُس کے رونے میں ایک بھی آواز نہیں تھی۔صرف آنسو تھے... جو مسلسل بہتے جا رہے تھے۔

اس کے ساتھ ایمرے نے کیوں کیا؟ایمرے نے۔۔۔ایمرے۔۔۔اس کی سرخ آنکھیں جن سے صاف صاف غصہ جھلک رہا تھا۔۔۔اس کا وہ تلخ لہجہ۔۔۔آخر کیوں؟اتنا بے رحم کوئی کیسے ہو سکتا ہے؟اس کا وہ اٹھتا ہاتھ جو رک گیا۔۔۔کیوں رکا؟ایک لگا دیتا نا مجھے۔۔۔کیوں نہیں لگایا؟آخر کچھ بھی ہوا ہو، بہن ہی تھی۔۔۔لیکن نہیں، اس کا اپنا غرور، انا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

NOVEL-E-MEHAR

کہانیاں زندگی جیسی نہیں ہوتیں، زندگی زیادہ عجیب ہوتی ہے۔۔۔پتہ نہیں کب کیا ہو جاتا ہے، لوگ اتنی جلدی چلے جاتے ہیں۔۔۔زندگی کی کتاب میں سب سے حسین صفحہ ماں کی محبت کا ہوتا ہے جس سے وہ بے خبر تھی۔۔۔اس کو ماں کی محبت کا پتہ ہی نہیں تھا۔وہ اپنے میں ہی گھل مل جایا کرتی تھی۔۔۔لوگوں سے دور رہنا زیادہ اچھا لگتا تھا۔

وہ ہوٹل کے کمرے میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔می چا، جو وان، اور یون ہی (نئ طالب علم) تینوں کے ساتھ ایلول انقرہ گھومنے آئی تھیں۔شیراٹن ہوٹل انقرہ کے بہترین ہوٹلوں

میں سے ایک ہے، اس میں ان چاروں نے دو کمرے بک کیے تھے۔ ایلول کے ساتھ می چا تھی اور یون ہی اور جو وان دونوں ساتھ ایک کمرے میں تھے۔ ایلول بستر پر بیٹھی ایک کتاب پڑھ رہی تھی جس کا نام "تلخ حقیقت" ہے، اور می چا آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال بنا رہی تھی۔

"ایلول، کیا تم تیار ہو؟ وہ دونوں ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔"

می چا بال بنا کر بیگ اٹھا رہی تھی کہ اس نے ایلول کو دیکھا جو ابھی بھی وہی کتاب پڑھ رہی تھی۔

"ہم... ہاں... بس دو منٹ دو۔"

ایلول نے اپنی کتاب پر بک مارک لگایا، بستر سے اٹھ کر فوراً اپنے بال ٹھیک کیے، اپنا بیگ اٹھا لیا کیونکہ اس نے کپڑے پہلے ہی بدل لیے تھے۔

NOVEL-E-MEHAR

اب چاروں سب سے پہلے انقرہ قلعے گئے۔ وہاں پہنچنے میں انہیں 22 منٹ لگے۔ وہ کافی خوبصورت جگہ تھی۔ ہر طرف پتلی پتلی گلیاں تھیں، لیکن ہر چیز بہت نفاست سے تعمیر کی گئی تھی۔ وہاں پر دکانیں تھیں جن سے انہوں نے کافی چیزیں خریدیں۔ ان لوگوں کو وہاں چڑھائی کرنے میں بہت مزہ آ رہا تھا اور بالکل اوپر ترکی کا سرخ جھنڈا لہرا رہا تھا۔ گھروں کی چھتیں لال اور نارنجی رنگ کی تھیں۔ جب وہ اوپر پہنچ گئے تو وہاں سے پورا انقرہ نظر آ رہا تھا۔

ہلکے ہلکے سفید بادل ہر طرف تھے۔کچھ کچھ جگہ پر کیفے بھی بنے ہوئے تھے۔واقعی ترکی کی خوبصورتی کی اپنی ہی الگ بات ہے۔

تھوڑا آگے جا کر انہوں نے دیکھا کہ شاید وہاں ڈرامہ کی شوٹنگ ہو رہی تھی لیکن وہ وہاں سے جلدی نکل گئے۔اب دوپہر کے 3 بج رہے تھے۔پہلے وہ انقرہ کلاک ٹاور گئے،وہاں سے لا شیلے ریسٹورنٹ گئے،واپسی پر 5 بج گئے تھے۔پھر انہوں نے مزید 2 گھنٹے ون ٹاور شاپنگ سینٹر میں لگائے۔ہوٹل واپس آئے اور ہوٹل میں ہی رات کا کھانا کھایا۔اب کل ان لوگوں کو کونیا جانا تھا اور پھر دو دن انطالیہ میں رہنا تھا،پھر دوبارہ استنبول واپس آنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح سب نے اپنا سامان پیک کیا اور کونیا کے لیے نکل گئے۔انہوں نے وہاں کوئی ہوٹل بک نہیں کیا تھا۔پہلے تو وہ علاءالدین قیقوباد مسجد گئے۔جو وان،می چا اور یون ہی تینوں مسلمان ہی تھیں لیکن کوریا میں رہتی تھیں۔ایک طریقے سے کہا جائے تو تینوں نے شروع سے ساتھ ہی پڑھا،یون ہی نے کادیر ہاس یونیورسٹی بعد میں جوائن کی تھی۔ایلول کی بھی ان تینوں سے کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔ماری اور سارہ سے بھی تھی لیکن ان دونوں کا ان ویکیشنز میں کچھ اور پلان تھا۔

پھر وہاں سے فارغ ہو کر وہ کونیا سائنس سینٹر گئے۔

"وہ دیکھو، مصنوعی ذہانت کے روبوٹ۔ تمہیں پتہ ہے، ایلول، جاپان میں یہ اب ہر کام کرنے میں استعمال ہوتے ہیں،" می چا نے وہاں پر رکھے ان روبوٹ کی طرف اشارہ کیا۔

"یہاں پر خلا کے بارے میں تفصیل بھی ہے، وہاں چلتے ہیں،" ایلول نے ان تینوں سے کہا۔

وہاں خلا سے متعلق ہر چیز کی معلومات تھی، ہر سیارے کی، ایسٹیرائڈز کی، ستاروں کی، سیٹلائٹس اور بھی بہت کچھ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہاں سے فارغ ہو کر وہ کیوٹو جاپانی پارک گئے، وہاں پر بھی بہت مزہ آیا۔ آج کے دن ان لوگوں نے کافی مزے کیے لیکن تھک بھی بہت گئے تھے، مگر ابھی ان کو کونیا میں نہیں ٹھہرنا تھا تو فوراً اٹالیہ کے لیے نکل گئے۔ انہوں نے پہلے ہی اپنے لیے کار بک کر رکھی

NOVEL-E-MEHAR

وہاں کراؤن پلازا ہوٹل کی بکنگ کی۔ پورا دن ایسے گھومنے کے بعد چاروں اپنے کمروں میں آرام کر رہی تھیں۔ ایلول اور می چا اس دفعہ بھی ساتھ ہی ایک کمرے میں تھیں، وہاں ایک ڈبل بیڈ تھا، اس کے سامنے ٹیبل تھی، اس پر ٹی وی رکھا تھا اور ساتھ دو کرسیاں بھی۔ بیڈ کے برابر میں گیلری کا دروازہ تھا جہاں سے آدھا انطالیہ نظر آتا تھا۔

فریش ہونے کے بعد چاروں پہلے کھانا کھانے ہوٹل کے ریسٹورنٹ آئیں۔ وہ کافی بڑا ہال تھا اور لوگوں کی چہل پہل ہر طرف تھی۔ می چا نے آرڈر دیا اور پھر چاروں بیٹھ کر باتیں کر رہی

تھیں۔ایلول کے برابر میں یوں ہی بیٹھی تھی اوراس کے سامنے می چا بیٹھی تھی اور می چا کے برابر میں جو وان بیٹھی تھی۔

ایک دم سے اس کی نظر سامنے چلتے ہوئے ایک شخص پر پڑی۔اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔۔۔وہ چہرہ اسے جانا پہچانا سا لگا۔کون تھا وہ جو اس وقت انطالیہ میں تھا اور ایلول اس کو جانتی تھی لیکن اسے اس وقت یاد نہیں آرہا تھا کہ وہ کون ہے۔دونوں سیاہ شرٹ اور پینٹ میں ملبوس تھے۔کون تھے وہ؟جو وان نے دیکھا کہ ایلول غور سے کسی کو دیکھ رہی ہے۔اس نے ایلول کی نظر کے تعاقب میں دیکھا تو اسے پتہ چلا کہ وہ وہاں کھڑے دو لوگوں کو دیکھ رہی ہے جو آپس میں کوئی سنجیدہ گفتگو کر رہے تھے۔وہ گہرے بھورے رنگ کے بال،ہیزل رنگ کی آنکھیں،ہاتھ میں پہنی گھڑی...اوہ یہ وہی گھڑی تھی جو اس نے ایمرے کو دی تھی، بلیک کلر کی رسٹ واچ۔کیا وہ ایمرے تھا؟نہیں،وہ ایمرے کیوں ہوگا،اتنا اتفاق بھی اچھا نہیں تھا۔اس کو وہ دن بالکل یاد نہیں تھا جب ایمرے نے اس کو سوتے ہوئے جھنجھوڑا تھا۔ اس کی ہیزل آنکھیں جو اس وقت شدید غصے سے سرخ ہوگئی تھیں۔اس کا اس وقت رات کو یوں آنا،اس پر چلانا،چیخنا،اس کا وہ اٹھتا ہاتھ جو رک گیا تھا صرف اور صرف انسانیت کی وجہ سے۔یہ وہی تھا،ایمرے یلدریم...مجرم...

ایلول لوگوں کی باتوں کو،رویوں کو کبھی یاد نہیں رکھتی تھی،وہ بھول جایا کرتی تھی کہ کس نے اس کے ساتھ برا کیا لیکن پھر کبھی اس کے ساتھ پہلی والی ایلول نہیں رہتی تھی۔اس نے

ایمرے والی بات بھی بھلادی تھی۔اس کو تو جیسے یاد بھی نہیں تھا کہ اس رات کچھ کہا تھا اس نے، جس کی وجہ سے ایمرے اور بھڑک گیا تھا۔ایک انگریزی کہاوت ہے

"we are not perfect, forgive others as you would want to be forgiven"

وہ اس قول پر عمل کرتی تھی۔ایک اور انگریزی کہاوت ہے

"Always forgive people who hurt you but never forget what they said to you "

اس کے لیے یہ کہاوت بالکل غلط تھی، تو اس نے اس رات کے بعد سے کبھی ایمرے کے تلخ لہجے کے بارے میں نہیں سوچا۔جو وان نے اس کو ہلا کر پوچھا کہ وہ کیا ان دونوں لوگوں کو دیکھ رہی ہے مگر اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔ایمرے کو آنا ہو گا تو وہ خود آئے گا۔ایلول کا کردار اتنا کمزور نہیں کہ وہ خود اس کے پاس جائے جبکہ ساری غلطی ایمرے کی تھی، تو اس نے ان دونوں کو نظر انداز کر دیا۔

☆☆☆

کھانے سے فارغ ہو کر ایلول اور می چا جب کمرے میں واپس آئیں تو می چا نے ایلول سے پوچھا،

"ریسٹورنٹ میں وہ کون تھا؟"

"کوئی نہیں!" ایلول نے بے خیالی میں جواب دیا۔

"نہیں، وہ وہی تھا جس کے بارے میں تم جانتی ہو، کیا میں صحیح کہہ رہی ہوں؟"

"نہیں، بالکل نہیں... مجھے نہیں پتہ وہاں اس وقت کون تھا۔"

"ٹھیک ہے، اگر تم مجھے نہیں بتانا چاہتیں تو میں اصرار نہیں کروں گی، لیکن یاد رکھنا کہ تم اپنے مسائل میرے ساتھ شیئر کر سکتی ہو۔"

"ٹھیک ہے... میں تمہیں بتاتی ہوں... وہ ایمرے تھا... تمہیں یاد ہے ایمرے کون تھا؟"

"اوہ، تمہارا بھائی... اگر میں غلط نہیں ہوں؟"

"ہاں، اب چلو سو جائیں، میں بہت نیند میں ہوں۔" ایلول نے یہ کہا اور فوراً اپنے اوپر کمبل ڈال کر سو گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن صبح ان کو لینڈز آف لیجنڈز تھیم پارک جانا تھا۔ ایلول نے آج دوبارہ اسی سٹائل سے ڈریسنگ کی جو وہ ہمیشہ سے کرتی تھی۔ اوپر چاکلیٹ براؤن رنگ کا لانگ کوٹ پہنا تھا، اس

NOVEL-E-MEHAR

کے اندر سیاہ پینٹ اور شرٹ پہنی تھی اور نیچے وہی سیم چاکلیٹ براؤن کلر کے بوٹس تھے۔ بال کھلے رکھے تھے،اس کے بال نیچے سے کرلی تھے۔ایمرے کے بھی کرلی بال تھے۔

وہ سب تیار ہو کر تھیم پارک کے لیے نکل گئے۔وہ لوگ لاراٹورزم یولو سے گئے تھے تو ان کو پہنچنے میں 1 گھنٹہ 10 منٹ لگے۔وہ بہت بڑا تھا،ایلول نے پہلی دفعہ اتنا بڑا تھیم پارک دیکھا تھا۔اینٹرنس پر کنگڈم ہوٹل تھا،پھر وہ اندر داخل ہو گئے۔وہاں سے انہوں نے نقشے لے لیے تاکہ اگر کوئی کھو بھی جائے تو مسئلہ نہ ہو۔وہاں پہنچنے کے بعد سب سے پہلے ان کو جو جگہ سب سے اٹریکٹو لگی تھی وہ "ماشہ اینڈ دی بیئر" تھی۔یہ ایک کارٹون کا نام ہے۔وہ کارٹون ایلول جب چھوٹی تھی تب دیکھتی تھی،وہ ماشہ اتنا تنگ کرتی تھی بیئر کو۔

پھر وہاں پر شام کے وقت "ڈانسنگ فاؤنٹینز" کا شو شروع ہوا۔

آج رات کا کھانا انہوں نے ہوٹل کی پول سائیڈ پر بیٹھ کر کھایا۔پھر وہی...اف...کیا مسئلہ ہے اس کو؟میرے پیچھے تو نہیں آیا نا یہ؟ایلول نے آج دوبارہ اسے اسی آدمی کے ساتھ دیکھا۔ہو سکتا ہے اسی ہوٹل میں رکا ہوا ہو۔اس کے ساتھ جو دوسرا ہے وہ شاید محمت ہو۔ دونوں مجرم ساتھ میں۔اگر میں پولیس میں ہوتی نا تو یہی دونوں کو گرفتار کر لیتی اور روز طبیعت سے کوٹتی...ایلول،تمہیں تھوڑی تھوڑی دیر میں کیا ہو جاتا ہے؟بھائی ہے وہ تمہارا...بڑا بھائی،7 سال بڑا بھائی۔چھوڑو،آج معاف کیا۔

NOVEL E MEHAR

وہ یہ سب سوچتی ہوئی آہستہ آہستہ اپنی پلیٹ سے کباب کھا رہی تھی۔ کھانے کے بعد وہ سب وہاں سے ہوٹل کے مووی روم چلی گئیں، مووی بس تھوڑی سی ہی دیکھی اور بوریت شروع ہو گئی تو اپنے کمرے میں دوبارہ آ گئیں۔ ایلول کے پاس اپنے ابا کی کال آئی تھی، ان سے بات کر کے اس نے وہ کتاب اٹھائی جو وہ پڑھ رہی تھی۔

دنیا بھر کی راحتیں پا لیں لیکن وہ ماں کے پہلو میں بیٹھنا... کوئی دن ایسا نہیں جب میں نے رحمن کو رحیم نہ پایا... لوگوں کی باتوں کو دل پر نہ لو کیونکہ زندگی کا اصل مقصد رب کو راضی کرنا ہے... اکیلے لڑنا، اکیلے رہنا، اکیلے جینا سیکھو کیونکہ یہ دنیا کسی کی نہیں... وہ انسان کبھی ہار نہیں سکتا جس کی امید اللہ سے ہو

وہ ایک ایسی کتاب تھی جو کسی ایک موضوع پر نہیں تھی بلکہ کہانی ایک تھی، مضمون بہت تھے۔ اس کو یہ کتاب پڑھ کر سکون سا محسوس ہوتا۔

NOVEL-E-MEHAR

"سنو، ایک بات پوچھوں؟" می چا بستر کی چادر صحیح کر رہی تھی اور ایلول ٹی وی کے سامنے بیٹھی فیفا ورلڈ کپ دیکھ رہی تھی۔ وہ آج کل میں ہی شروع ہوا تھا۔ پہلے کے تین چار میچز اس نے مس کر دیے تھے لیکن آج کا وہ سکون سے ہوٹل کے کمرے میں بیٹھ کر دیکھ رہی تھی۔

"ہمم... پوچھو!" ایلول نے ٹی وی پر سے نظریں نہیں ہٹائیں۔ وہ میچ دیکھنے کے ساتھ چپس کھا رہی تھی۔

"آج بھی ایمرے آیا تھا نا؟" اس کے چپس ختم ہو گئے تھے۔اس نے ریپر اٹھا کر ڈسٹ بن میں پھینکا اور می جا کی بات سن کر فوراً اپنا چہرہ پیچھے موڑا، جہاں وہ کھڑی تکیے صحیح کر رہی تھی۔

"کیا مطلب... آج بھی؟ میمی، تم نے دیکھ لیا؟"

"ہمم... اور میں نے دیکھا تھا کہ تم کس طریقے سے کباب میں کانٹا گھسا کر کھا رہی تھی۔ سچ سچ بتانا، جب تم نے اس کو وہاں دیکھا تو اس سے ملی کیوں نہیں جا کر؟"

وہ اصل میں... ایک انٹیلیجنس آفیسر ہے... اور میرے خیال سے وہاں کسی کام سے آیا تھا اور اس کا گیٹ اپ بھی بالکل چینج تھا تو مجھے لگا کوئی مسئلہ ہو گا، تو اس لیے میں نہیں گئی۔ ورنہ وہاں اگر کوئی ایسا ہوتا جو اسے پہچان لے تو پھر ٹھیک نہیں ہوتا۔"

اس کی نظر میں تو وہ ابھی بھی ایک مجرم ہی تھا، لیکن اس طرح سے وہ اپنے بھائی کو بدنام نہیں کرنا چاہتی تھی۔ سوری، وہ بھائی نہیں، اب صرف ایمرے تھا۔ اس کو کچھ اور نہیں سوجھا تو اسے انٹیلیجنس آفیسر ہی بنا دیا، جس کا دعویٰ ایمرے نے خود کیا تھا لیکن وہ سب جھوٹ تھا۔

"اوہ، اچھا! یہ بات نہیں بتائی تم نے کبھی... چلو اب میں سو رہی ہوں... تمہارا یہ میچ کب ختم ہو گا؟"

"ختم ہونے ہی والا ہے... چلو میچ کو چھوڑ دیتی ہوں اور سو جاتی ہوں، ورنہ کل پورے دن تھکن محسوس ہو گی۔"

NOVEL-E-MEHAR

اس نے ٹی وی بند کر دیا اور کرسی سے چھلانگ لگا کر بستر پر کود گئی۔ می چا نے جو چادر صحیح کی تھی، اس کی محنت ایک لمحے میں برباد کر دی۔ می چا نے یہ دیکھ کر زور سے اس کے چہرے پر تکیہ مارا، ایلول نے بھی جوابی حملہ کیا۔ ایلول نے چادر اس کے اوپر ڈال دی۔ جب اس نے اپنے اوپر سے چادر ہٹائی تو میمی نے زور سے تکیہ اس کو مارا۔ وہ بستر کے کونے میں بیٹھی تھی تو سنبھل نہیں پائی اور پیچھے گر گئی۔ ایک دم ایلول کو حیرانی ہوئی کہ اس کے ساتھ یہ کیا ہوا، پھر زور سے ہنسنا شروع کر دیا۔ میمی بھی اس کو دیکھ کر ہنسنے لگی۔ پھر سونے سے تھوڑی دیر پہلے گیلری میں بیٹھ کر انطالیہ کا نظارہ دیکھ رہی تھی، جو واقعی اوپر سے بہت خوبصورت لگتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن صبح 2 بجے ہوٹل سے نکلیں اور دوپہر کا کھانا ڈونر چی قادر استاد انطالیہ ریسٹورنٹ سے کرنے کا پلان بنایا۔ ہوٹل سے ریسٹورنٹ کا راستہ صرف 2 منٹ کا ہی تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

ابھی آرڈر دیا ہی تھا کہ پھر وہی چہرہ... ایمرے یلدریم... مجرم..." اف، یہ ہر دفعہ وہیں کیوں آ جاتا ہے جہاں میں ہوتی ہوں؟" ایلول نے دوبارہ اس کو دیکھا۔ لیکن آج وہ دو نہیں تھے، ان میں دو لڑکیاں اور وہ تین لڑکے تھے۔" لگتا ہے اس بار لمبا ہاتھ مارنے آئے ہیں، تبھی پوری ٹیم ساتھ آئی تھی۔"

اچانک ایک آدمی کھڑا ہوا جو کونے والی ٹیبل پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں گن تھی، لیکن یہ حرکت کرتے کسی نے اس کو نہیں دیکھا تھا۔ اس نے ہوائی فائر کیا۔ سب کو اس فائر کی آواز

آئی اور ریسٹورنٹ میں افرا تفری مچ گئی۔ وہ آدمی بدستور وہیں کھڑا سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ ایلول اور اس کی دوستیں بھی ایک دم پریشان ہو گئیں۔ یہاں تک کہ مینیجر بھی وہاں آ گیا۔ ایک اور فائر ہوا۔ اب تو لوگوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ جس ٹیبل پر وہ چاروں بیٹھی تھیں، اسے ایلول نے گرا دیا اور اس کی اوٹ میں چھپ گئیں۔ اب تو وہاں جیسے سب بے نقاب ہو گئے تھے۔ پتہ نہیں کہاں کہاں سے اور لوگ آئے، سب کے ہاتھوں میں پستول تھیں، سب سیاہ کپڑوں میں ملبوس تھے۔ لوگ بھی بالکل سہم گئے۔ یہ چاروں بھی چھپتے چھپاتے آخر میں نکل ہی گئیں۔

"Oh God!!!... what was that??"

"یا اللہ!!!...وہ سب کیا تھا؟"

NOVEL E MEHAR

"Literally, girls, that was horrible... my first and worst experience of my life."

"واقعی میں، لڑکیوں، یہ خوفناک تھا...میری زندگی کا پہلا اور بدترین تجربہ۔"

"Why are you so scared? He was just holding a gun and he fired in the air... that's it!!! But that was awesome."

"تم اتنی خوفزدہ کیوں ہو؟اس کے پاس بندوق تھی اور اس نے ہوا میں گولی چلائی...بس! لیکن یہ بہت اچھا تھا۔"

"Eylul, are you mad??

ایلول، کیا تم پاگل ہو؟؟؟"

فائرنگ کی آوازیں ابھی بھی آرہی تھیں لیکن اب وہ باہر تھیں تو کچھ مسئلہ نہیں تھا۔وہ الگ بات تھی کہ وہ باہر آکر اپنی جنگ کریں تو لیکن ایسا نہیں ہوا۔

اسی وقت وہاں دو پولیس کی گاڑیاں آگئیں۔پولیس آفیسرز نکل کر ریسٹورنٹ کے اندر گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں اندر جتنے لوگ اس میں ملوث تھے ان کو باہر لے کر آئے اور گاڑی میں بٹھایا لیکن وہ سب لڑکے تھے۔ایمرے کے ساتھ اس دفعہ پوری ٹیم تھی،ان میں دو لڑکیاں بھی تھیں تو وہ کہاں گئیں؟اس نے ایک نظر ان سب لوگوں پر ڈالی جو باہر نکلے تھے۔ان میں ایمرے نہیں تھا،نہ ہی ان میں وہ لڑکیاں تھیں۔کہاں گئیں وہ؟"اوہ،میں تو بھول ہی گئی،وہ تو...مجرم ہے...اور مجرم تو راستہ بنا لیتے ہیں باہر نکلنے کا...وہ بھی فرار ہو گیا ہو گا اپنی ٹیم کے ساتھ"...ایمرے یلدریم...مجرم...اپنی ٹیم کے ساتھ فرار ہو گیا

ابھی ان کی چھٹیوں کے ختم ہونے میں دس دن باقی تھے اور ان کو انطالیہ میں دو دن رہنے کے بعد ساؤتھ کوریا پہنچنا تھا لیکن ایلول کو اب یہاں مزہ نہیں آرہا تھا،شاید بار بار ایمرے نظر آرہا تھا۔اس لیے ان لوگوں نے پرائیویٹ جیٹ سے ساؤتھ کوریا جانے کا پلان بنایا۔جو وان کے

ابو نے ان کے لیے یہ کام بہت آسانی سے کر دیا۔ایلول نے بھی اپنے ابو کو بتا دیا تھا کہ وہ ایک ہفتہ وہاں گزارے گی پھر واپس آئے گی۔رات 2 بجے کی ان کی فلائٹ تھی۔

سترہ گھنٹوں کی فلائٹ کے بعد وہ سیول پہنچے۔شام 8:00 بجے وہ سیول پہنچ گئے۔سب سے پہلے ان کا دو دن کا قیام جو وان کے گھر پر تھا جو گانگنم ایریا میں ہے، جو سیول کا سب سے امیر علاقہ کہلاتا ہے۔جو وان بھی بہت بڑے گھر سے تعلق رکھتی تھی۔وہاں کے گھر کافی اچھے بنے ہوئے تھے۔ایئرپورٹ پر جو وان کے ابو نے ان کو پک کیا۔

جو وان کے دو بھائی اور ایک بہن ہے۔سب سے بڑا اس کا بھائی ہے، پھر وہ، پھر اس کی بہن، اور سب سے چھوٹا بھی ہے۔بڑا بھائی ڈاکٹر ہے، بہن ہائی اسکول میں ہے اور چھوٹا بھائی 3 سال کا۔باقی گھر میں امی ابو رہتے ہیں۔جو وان خود ترکی پڑھنے آئی تھی۔اسے کمپیوٹر کا شوق تھا، اس لیے ورنہ تو وہ بھی اپنی بہن کی طرح فوج میں ہی جانے والی تھی لیکن وہ کمپیوٹر پڑھنے آ گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

جو وان کے گھر پہنچ کر سب نے کمروں میں سامان رکھا

انہیں گھر کا ماحول بہت پسند آیا۔جو وان کا گھر واقعی بہت شاندار تھا، ہر طرف آرائشی چیزیں اور خوبصورت فرنیچر تھا۔

شام کا کھانا سب نے مل کر کھایا۔جو وان کی امی نے کورین کھانے تیار کیے تھے جو سب کو بہت پسند آئے۔

کھانے کے بعد سب نے کچھ وقت گھر کے باغیچے میں گزارا۔ باغیچہ بھی بہت خوبصورت اور بڑا تھا۔ وہاں پر مختلف پھولوں کی کیاریاں تھیں اور ایک چھوٹا سا فوارہ بھی تھا جو باغیچے کی خوبصورتی کو اور بڑھا رہا تھا۔

اگلی صبح، ایلول نے اپنی دوستوں کے ساتھ سیول کی سیر کا پروگرام بنایا۔

صبح اٹھ کر سب نے ناشتہ کیا اور پھر سیول کی مشہور جگہوں کی سیر کے لیے نکل پڑے۔ سیول کا گانگنم ایریا واقعی دیکھنے کے قابل تھا، ہر جگہ جدید عمارتیں اور شاپنگ مالز تھے۔

انہوں نے پہلے دن کچھ مشہور مقامات کی سیر کی جیسے کہ نانگسان ٹاور، گانگنم اسٹائل کا مجسمہ، اور کچھ بڑے شاپنگ مالز۔

NOVEL-E-MEHAR

جووان کا بھائی ایلول کے بھائی کی طرح نہیں تھا۔ جب فیملی ٹائم ہوتا تو وہ فیملی کے ساتھ ہی وقت گزارتا اور اس کے ساتھ مزہ بھی آتا، ہر وقت پریشان نہیں رہتا۔ شام کو جب وہ سب واپس گھر آئے تو جووان کا بھائی بھی آ چکا تھا۔

رات کا کھانا سب نے مل کر کھایا۔

اگلے دن صبح ایلول سو رہی تھی جب جووان کے چھوٹے بھائی نے اس پر پانی پھینک دیا۔ اس کے چھوٹے بھائی کا نام نوح اور بہن کا نام بورا ہے اور بڑے بھائی کا نام جی۔ ہن ہے۔ وہ ایک

دم اٹھی،اسے غصہ آیا لیکن پھر اس نے دیکھا کہ وہ نوح تھا تو اسے گود میں اٹھایا اور اس کے گالوں پر پیار کیا۔

"You are so naughty, Noah."

"تم بہت شرارتی ہو نوح۔"

"Yes, I am... but I want to play with you... can we play?"

"ہاں، میں ہوں... لیکن میں آپ کے ساتھ کھیلنا چاہتا ہوں... کیا ہم کھیل سکتے ہیں؟"

"Yes, sure. Let me change my clothes first, then I will come."

NOVEL-E-MEHAR

"ہاں ضرور۔ پہلے مجھے کپڑے بدلنے دو، پھر میں آؤں گی۔"

نوح اس کے کمرے سے چلا گیا۔ وہ بہت کیوٹ، چبی تھا، بڑے براؤن کلر کے بال جو اس کے ماتھے پر آ جاتے تھے۔ وہ اپنا ڈریس چینج کر کے، ناشتہ کر کے آئی۔ وہاں نوح بلی کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اسے دیکھ کر وہ اس کی طرف بھاگتا ہوا آیا۔ اب دونوں ساتھ میں اس بلی کے ساتھ کھیل رہے تھے۔

باغ میں کھیلتے ہوئے نوح نے بلیوں کو پکڑنے کی کوشش کی اور ایلول ہنس ہنس کر دوہری ہو گئی۔ نوح کی معصومیت اور کھیلنے کا انداز اسے بہت پیارا لگا۔ بورا بھی باغ میں آگئی اور تینوں مل کر کھیلنے لگے۔

"ایلول، کیا تمہیں بلیوں سے ڈر نہیں لگتا؟" بورا نے پوچھا۔

"نہیں، مجھے بلیاں بہت پسند ہیں۔" ایلول نے جواب دیا۔

جی۔ ہن بھی باغ میں آگیا اور سب کو دیکھ کر مسکرایا۔

"تم سب بہت انجوائے کر رہے ہو۔" اس نے کہا۔

ہاں بھائی، ایلول بہت مزے دار کھیل سکھا رہی ہے۔" نوح نے خوش ہو کر کہا۔"

NOVEL-E-MEHAR

آج ان لوگوں کو واپس استنبول کے لیے نکلنا تھا۔ شام 6 بجے ان کی فلائٹ تھی۔

"We enjoyed a lot with you all girls... do come again."

"ہم نے تم سب لڑکیوں کے ساتھ بہت مزہ کیا... دوبارہ ضرور آنا۔"

جو ان کی امی نے ان سب کو لنچ باکسز دیے جو وہ فلائٹ میں کھا سکتے تھے۔

"We also enjoyed a lot... and we will come again... next time with my family,"

"ہم نے بھی بہت لطف اٹھایا...اور ہم دوبارہ آئیں گے...اگلی بار اپنی فیملی کے ساتھ"

ایلول نے کہا۔

"Hey Noah... next time you will not eat all my chocolates, naughty boy."

"ہیۓ نوح...اگلی بار تم میری ساری چاکلیٹ نہیں کھاؤ گے، شرارتی لڑکے۔"

می چا کی ساری چاکلیٹس نوح نے

کھالی تھیں اور اب وہ اپنی امی کے پیچھے چھپ رہا تھا۔

یہ سب باتیں کرنے کے بعد وہ لوگ ایئرپورٹ پہنچ گئے۔ فلائٹ کو آنے میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا تو وہ سب سامان چیک کروا کر بیٹھ گئے۔ ایلول نے اپنا موبائل کھولا تو اس پر انابیہ کے 5 میسجز آئے ہوئے تھے۔

"اللہ خیر کرے، اس نے اچانک اتنے میسجز کیوں بھیج دیے؟" اس نے چیٹ کھولی اور میسجز پڑھنے شروع کیے۔

"سنو...ایلول...تم پاکستان آسکتی ہو؟میں نے انٹرنیٹ سے شیڈول دیکھا،ابھی تم لوگوں کی چھٹیاں ہیں تو...تم پاکستان آجاؤ...میری شادی کے لیے...میرے خالہ کے بیٹے سے ہے...میں تمہیں کارڈ بھی بھیج دوں گی...بس تم جلدی 6مئی سے پہلے پہنچ جانا...دیکھو، منع مت کرنا پلیز۔

یہ تھاوہ پورا میسج جو وہ پڑھ رہی تھی۔اس نے بھی پھر میسج کیا کہ "وہی نا،ارحم...اوکے،میں ابھی ساؤتھ کوریا آئی ہوئی تھی،بس فلائٹ آئے گی،پھر ترکی پہنچوں گی تو بابا سے پوچھ کر پاکستان آجاؤں گی... صحیح...ویسے،مبارک ہو۔"

ترکی پہنچ کر،اس نے اپنے والد سے بات کی اور پاکستان جانے کی اجازت مانگی۔اس کے بابا نے خوشی سے اجازت دے دی

NOVEL-E-MEHAR

"مجھے تو لگ رہا تھا تم وہاں نئی دوستیں بناوگی اور مجھے بھول جاوگی،"انابیہ نے خوشی سے کہا۔ ایلول سے دوبارہ ملنے کے بعد اس کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔

"نہیں،بالکل نہیں۔تمہارے ساتھ تو پورے اے لیولز بہت مزے کیے تھے۔ویسے میں نے وہاں بہت دوستیں بنائیں لیکن تمہیں کبھی نہیں بھولوں گی...اب اندر تو لے کر جاو مجھے۔

دونوں نے تھوڑی بہت باتیں دروازے پر ہی کھڑے کھڑے کر لیں۔انابیہ اسے اپنے کمرے میں لے گئی۔ایلول نے سب بتایا،وہاں کی خوبصورتی،اس کے کزنز،وہ ہارس۔اس نے ایک ایک کر کے ساری باتیں بتائیں اور انابیہ بھی بڑی دلچسپی سے اس کی ساری باتیں سن رہی تھی اور ہر بات پر اس کا ریکشن دینا ضروری تھا۔

دونوں کی ابھی صحیح سے بات بھی نہیں ہوئی تھی کہ انابیہ کی امی نے بلا لیا کہ پھوپھو آئی ہیں، مل لو آکر۔انابیہ کی امی کو ویسے ہی ایلول سے کچھ مسئلہ رہتا تھا کہ کیسے عجیب ترک لڑکی ہے، خاندان ترکی میں ہے، پتہ نہیں اکیلی گھر پر کیا کیا کرتی ہو گی۔خاندان والے بھی عجیب، جوان لڑکی کو گھر میں اکیلا چھوڑ کر دوسرے ملک میں رہ رہے ہیں۔ارے جب ترک ہیں تو وہیں پوری پڑھائی کرواتے، یہاں پاکستان کیوں بھیج دیا، وہ بھی اکیلے۔

انابیہ جلدی سے اٹھ کر اپنی پھوپھو سے ملنے گئی۔ایلول کو اس بات کا علم پہلے سے تھا کہ انابیہ کی امی اسے کچھ خاص پسند نہیں کرتیں،اس لیے وہ زیادہ گھر میں گھوم نہیں رہی تھی، ورنہ گھر میں شادی ہوتی ہے تو کمرے میں بیٹھ کر بور کیوں ہو۔

تھوڑی دیر میں انابیہ واپس آگئی۔اسے صرف انابیہ سے مطلب تھا، ورنہ وہ کبھی ادھر نہیں جاتی جہاں اسے کوئی پسند نہیں کرتا۔

"اور تمہارے بابا اور بھائی کیسے ہیں؟" انابیہ کو یاد آیا کہ اس کے بابا اور بھائی بھی تو ہیں۔

"اب وہ کیا کہتی، بھائی تو مجرم بن گیا تھا...اف، دوبارہ اس پر اتنے تبصرے کیوں؟ ایلول، چھوڑو باتوں کو، بھول جاؤ"

"وہ ٹھیک ہیں۔یوسف اور موسیٰ بیلجیئم میں رہتے ہیں تو ابھی ان سے نہیں ملی میں۔"

انابیہ نے بات بدلی، "چلو کوئی بات نہیں، اب تم آرام کرو، پھر شام کو مہندی کی تقریب ہے۔ تمہیں بھی تیار ہونا ہے۔"

شام کو مہندی کی تقریب شروع ہوئی

"ایلول نے میری گولڈ رنگ کا لہنگا پہنا اور اس کے اوپر پیسٹل پنک رنگ کا بلاؤز پہنا تھا جس کی پوری سلیوز تھیں۔ نیچے گولڈن رنگ کے کھسے پہنے۔ اس کے بھورے بال کھلے ہوئے تھے جو نیچے سے کرلی کیے ہوئے تھے اور اس نے لہنگے کے رنگ کا دوپٹہ لیا ہوا تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

ایلول، جلدی آؤ!" وہ سیڑھیوں سے اتر ہی رہی تھی کہ انابیہ اسے کھینچتی ہوئی لے گئی۔

پورا گھر سجا ہوا تھا۔ بیچ میں چادر بچھائی ہوئی تھی جس پر ڈھول رکھا ہوا تھا۔ انابیہ کے والد کو بس یہی ٹینشن تھی کہ انابیہ کو کوئی چیز اگر اچھی نہ لگی تو اس کے نخرے بہت اٹھاتے تھے۔

رات 1 بجے تک فنکشن چلتا رہا۔ ٹھیک ایک بجے انابیہ کی امی نے کہا کہ اب بس، کل کے لیے بھی تو کچھ چھوڑ دو۔ تو اس طرح یہ فنکشن آخر کار ختم ہو ہی گیا۔ آج سارے کزنز اس کے گھر

پر رکنے والے تھے۔انابیہ نے چاہا کہ ایلول بھی رک جائے لیکن انابیہ کی امی اسے انڈائریکٹلی سناتی رہی تھیں۔اس لیے ایلول اپنے ہی گھر چلی گئی۔

ایلول وہاں سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگئی۔

وہ پرانے ڈرائیور کے ساتھ ہی آئی تھی جس کو اس کے بابا نے پہلے ہی بول دیا تھا کہ ایلول کو جہاں جانا ہو، تم اس کے ساتھ ہمیشہ رہنا۔وہ گھر پہنچ گئی۔یہ وہی گھر تھا جہاں وہ 20 سال رہی تھی۔ کتنی جلدی وقت گزر جاتا ہے، آپ اپنا گھر چھوڑ دیتے ہو، یہاں تک کہ اپنا ملک بھی، لیکن وہ تو کبھی اس کا تھا ہی نہیں۔وہ تو ترک تھی اور یہی سب اس کو یاد دلاتے رہتے تھے۔

اس کا کمرہ ویران پڑا تھا، ہر جگہ دھول مٹی تھی۔۔اس نے سب سے پہلے ڈرائیور سے کہا کہ باہر سے پانی اور دو تین کھانے کی چیزیں لے آئے۔

NOVEL-E-MEHAR

اس کے جانے کے بعد، وہ اپنے کمرے میں جا رہی تھی کہ وہ (ڈرائیور) آگیا۔

"واہ، کافی جلدی آگیا،" اس نے سوچا۔اب دوبارہ وہ کپڑے بدلنے جا رہی تھی کہ اس کو ایسا لگا جیسے اسٹور روم سے کوئی باہر نکلا ہے۔

"اللہ، اس وقت اتنی رات کو کون ہوگا، وہ بھی اس بند گھر میں؟" اس کو پسینے آنے شروع ہو گئے۔ ہمت دکھا کر اس نے اسٹور روم کا دروازہ کھولا۔ کچن کے برابر میں ایک کمرہ تھا جسے اسٹور روم بنایا ہوا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ قدم لیتی چلی جارہی تھی۔ اس کے چلنے سے کوئی آہٹ نہ ہوئی، بالکل ویسے ہی جیسے ایک دفعہ ایمرے نے گھر کا دروازہ کھولا تھا۔

"Yine fırsatı kaçırdık"

"ہم نے پھر موقع گنوا دیا"

کرسی پر بیٹھے شخص نے اپنا ہاتھ زور سے میز پر مارا

NOVEL-E-MEHAR

"Umudunuzu kaybetmeyin, bir şans daha bulacağız"

(اپنی امید مت چھوڑیں، ہمیں دوبارہ موقع ملے گا)،

اس کے سامنے بیٹھے شخص کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی

"Ne demek istiyorsun?"

(آپ کا مطلب کیا ہے؟)

"Onlar şu anda hapisteler... ve ben de polis memuru olabilirim... unutma, bu hakkım var"

"وہ اب جیل میں ہیں...اور میں بھی پولیس آفیسر بن سکتا ہوں...یاد رکھو، مجھے یہ حق ہے"

سامنے بیٹھا شخص بھرپور مسکرا رہا تھا۔اب تو دوسرے نے بھی مسکرانا شروع کر دیا۔

"Tamam o zaman... hayırlı olsun Murat Ardemsoy"

"ٹھیک ہے پھر... مبارک ہو مرات اردمسوئے"

NOVEL-E-MEHAR

دونوں نے آپس میں ہاتھ ملایا اور پھر سامنے بیٹھا شخص اٹھ کر چلا گیا۔

ایلول نے اسٹور کا دروازہ کھولا اور سوئچ بورڈ کی طرف ہاتھ بڑھا کر لائٹ کھولی۔اس نے دیکھا وہاں...ایک بلی بیٹھی تھی جس کی آنکھیں اندھیرے میں چمک رہی تھیں۔

"چھوٹی سی بلی سے ڈر گئی ایلول، تم...تم تو کسی سے نہیں ڈرتی تھیں۔"ایلول نے خود سے کہا۔لیکن وہ اور بات تھی، گھر کتنے مہینوں سے بند پڑا تھا۔

اس نے نچلا ہونٹ دانتوں سے دبایا اور ماتھے پر ہاتھ مارا۔ وہ کچن میں گئی اور اس کے لیے ایک پیالی میں دودھ لے کر آئی۔ اس نے وہ دودھ کا پیالا کچن کے باہر رکھا اور دودھ کا ڈبہ فریج میں دوبارہ رکھنے گئی۔ رکھ کر واپس آئی تو اس کو پاؤں میں عجیب سی گیلی گیلی چیز محسوس ہوئی۔ اس نے نیچے دیکھا تو وہ وہی پیالی تھی جو وہ بلی کے لیے رکھ کر گئی تھی۔ اتنی جلدی رکھ کر بھول گئی اور لہنگا بھی گندا ہو گیا... "شیٹ!" اس نے دوبارہ ہاتھ ماتھے پر مارا۔

جلدی سے اس نے دودھ صاف کیا اور دوسری پیالی رکھ دی اور بلی کو اسٹور سے لینے گئی۔ وہ سفید رنگ کی پرشین بلی تھی۔ اس نے دیکھا کہ وہاں ایک سوٹ کیس کھلا ہوا رکھا تھا۔ اس میں کچھ دستاویزات تھیں... کچھ تصویریں... پاسپورٹ بھی تھے... عجیب عجیب چیزیں تھیں... جس میں اس کو بہت دلچسپی ہوئی۔ اب وہ رکنے والی تھوڑی تھی، اس نے پورا سوٹ کیس کھولا۔

NOVEL-E-MEHAR

اس میں بہت سے پیپرز تھے... اخبارات... جلی ہوئی تصویریں... جلے ہوئے اخبارات... آدھا جلا ہوا پاسپورٹ۔ کس کا تھا وہ جو اتنی بے دردی سے جلایا گیا تھا اور کیوں جلایا گیا تھا؟ پھٹی ہوئی تصویریں تھیں لیکن ان میں اب صرف اس کے بابا تھے، آدھی تصویر کا کچھ پتہ نہیں۔ ایک میں وہ خود بھی تھی، فراک پہنی صوفے پر بیٹھی تھی، لیکن وہ بھی آدھی پھٹی ہوئی تھی... ایمرے، یوسف اور موسیٰ کی بھی تھیں... چھوٹے چھوٹے کتنے پیارے لگتے تھے تینوں... وہ تصویر نیلی مسجد پر لی گئی تھی۔

اس نے اور چیزیں نکالیں...ایک فائل پر اس کا برتھ سرٹیفیکیٹ بھی لگا ہوا تھا۔اس نے وہ نکال کر ایک طرف رکھ دیا۔اس کی ماما کا ڈیتھ سرٹیفیکیٹ بھی تھا...لیکن کیوں، کوئی یہ کیوں بنوائے گا؟ایک فائل پر لکھا تھا"فاطمہ نور ٹریڈ کمپنی"۔اس میں اس کو دلچسپی ہوئی تو اس نے کھولا۔اس میں ہر سال کے منافع اور نقصان لکھے تھے...لیکن کیا بات تھی، ہر سال منافع ہی ہوتا تھا...اس کی ماما بہت سمارٹ تھی...اس کو بھی ایسا ہی بننا تھا۔

اسی طرح وہ صفحات پلٹتی گئی۔ایک سال ایسا بھی تھا جس میں ان کی تجارت کو غائب کر دیا گیا تھا۔یہ سب ۲۰۰۵ کی بات تھی جس سال دسمبر میں اس کی ماما کی موت ہوئی تھی...پھر اس کی ماما کی رائیول کمپنی کے بارے میں لکھا تھا...اس نے اب وہ اخبارات اٹھائے جو آدھے جلے ہوئے تھے۔لیکن "فاطمہ نور ٹریڈز" کا نام بالکل صحیح سے نظر آرہا تھا، بس نیچے جو لکھا تھا وہ سب جلا ہوا تھا...مطلب کچھ تو ہوا تھا...ایسے اچانک...کون تھا ان کی رائیول کمپنی کا مالک...اس نے اب دوسری فائل اٹھائی، اس کو ان چیزوں میں دلچسپی ہو رہی تھی۔اس پر..."یلدریم ٹریڈز" لکھا تھا...اوہ، یہ تو بابا کی ٹریڈ کمپنی ہے

اس نے فائل کھولی تو دیکھا کہ اس کے والد کی کمپنی اوسط پر رہتی تھی، کبھی منافع ہوتا بھی تو بہت کم اور کبھی تو بالکل نقصان میں چلے جاتے۔پھر 2006 میں ان کو بہت منافع ہوا...ایسا کیا ہوا 2006 میں جو اتنا منافع ہوا، جو اس سے پہلے نہیں ہو سکا؟

ایلول نے غور سے پڑھنا شروع کیا۔فاطمہ نور ٹریڈ کی رائیول کمپنی کون سی تھی؟آخر ایک فائل ایسی بھی ملی جس میں سب کچھ درج تھا۔اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔فاطمہ نور ٹریڈ کی رائیول کمپنی اور کوئی نہیں،یلدریم ٹریڈ کمپنی تھی۔لیکن... نہیں،ایسا کیوں ہوا ہوگا؟ ...مجھے سمجھ نہیں آرہا...کیا سوچوں اور کیا نہ سوچوں

اسے معلوم ہوا کہ اس کی ماما اور بابا کی ہی کمپنیاں آپس میں رائیول کمپنیاں تھیں۔اور ماما کو بہت پہلے سے یہ کام آتا تھا تو ہمیشہ منافع ہوا لیکن بابا اور تایا نے دادا کے بعد یہ بزنس سنبھالا۔

"اوہ،یاد آیا وہ جلا ہوا پاسپورٹ،اس نے چیزیں ادھر ادھر کیں اور وہ پاسپورٹ مل گیا،اس پر فاطمہ بنازلی لکھا تھا۔اس کے نانا کا نام بنازلی تھا،مطلب یہ ماما کا پاسپورٹ ہے۔"لیکن ان کی تو پلین کریش میں موت ہوئی تھی،پھر یہ پاسپورٹ یہاں کیوں جلا ہوا ہے؟ایک ...منٹ"

NOVEL-E-MEHAR

اس نے ایک اور کاغذ نکالا،اس پر وارننگ لیٹر تھا،مطلب دھمکی،مسٹر یلدریم کی طرف سے فاطمہ بنازلی کے نام۔"اوہ،یہ کیا ہے اب...گھر میں رہ کر ہی وارننگ لیٹر"...اس نے وہ پڑھنا شروع کیا۔

Salam Fatma

We are writing to formally warn you to cease interfering in our business operations immediately. Your actions

have caused significant disruptions and financial losses to our company, Yildirim Traders.

This letter is not a request but a strict warning. We hold you responsible for the financial damages we have suffered and demand full compensation for our losses.

While we acknowledge that not all of these issues may be directly your fault, you are still responsible for resolving them. Failure to comply will have severe consequences, and we will hold you accountable.

Your daughter, Eylul, is just 1 year old. Any harm that comes to her will be on your conscience.

NOVEL-E-MEHAR

Take this warning seriously and act accordingly.

Thank you,

Sacid and Khalid Yildirim

(Yildirim Traders)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اُف، یہ سب کیا تھا۔مجھے لے کر دھمکی دی گئی۔کیوں؟میں نے کیا کیا؟ماما کی کیا غلطی تھی؟کمپنیز تو اپنے منافع کے لیے بہت کچھ کرتی ہیں۔ہر کمپنی کو منافع حاصل ہوتا ہے پھر کیوں؟کیوں ماما کو یہ لیٹر بھیجا؟اور وہ بھی بابا نے؟کیوں بابا آپ نے ایسا کیوں کیا؟لیکن پھر ماما تو چلی گئی۔بابا نے بھی کبھی نہیں بتایا مجھے اس بارے میں؟اب بھی نہیں،جب میں بڑی ہو گئی ہوں،سب ملے ہوئے ہیں،سب ایک جیسے ہیں،مجرم۔ایمرے یلدیرم،ساجد یلدیرم۔پتہ نہیں یوسف اور موسی ایسے ہوں گے یا نہیں لیکن اب کوئی اچھی امید مت رکھنا اپنی فیملی سے۔"

اس کو رونا آرہا تھا لیکن وہ سب چیزیں ویسے ہی چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلی گئی،ڈریس بدلی اور سونے لیٹ گئی۔یہ حالات تھے کہ اسے نیند نہیں آرہی تھی، لیکن تب بھی لیٹی رہی۔

NOVEL-E-MEHAR

دوپہر تین بجے اس کی آنکھ کھلی تو اس نے سب سے پہلے اپنا فون کھولا،اُس پر آنابیہ کی چار مس کالز اور دس میسجز تھے۔جلدی سے اُس نے اپنا لہنگا پہنا،جب وہ پاکستان آئی تھی تو اُس نے ریڈی میڈ تین لہنگے لے لیے تھے تا کہ تینوں فنکشنس میں آرام سے چلی جائیں۔آج اُس کا لہنگا نیوی بلیو کلر کا،نیٹ کی سلیوز تھیں،اُس کے بال آج بھی ویسے ہی کھلے تھے نیچے سے کرلی اور نیچے کالے کلر کی چھوٹی ہیل پہنی تھی۔

شام کے پانچ بج رہے تھے،وہ اُس کو بہت دیر تک گھورتی رہی۔

"یہ کونساوقت ہے آنے کا،ایلول !"انابیہ غصے میں تھی۔

"سوری،دیر سے اٹھی تھی۔"

"اچھا، چلو پھر آجاؤ،اندر"اُس کا غصہ ایک دم سے غائب ہو گیا۔

رات آٹھ بجے تک سب گھر والے تیار تھے۔اب انہیں ویڈنگ ہال پہنچنا تھا۔رات بارہ بجے وہ گھر آئی۔آج رخصتی تھی،تو وہ انابیہ کے گھر تو جا نہیں سکتی تھی۔وہ فوراًہی سو گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کمپنی کے کسی کام سے وہ پاکستان آئی تھیں اور جب آئی تھیں،اسی وقت انہیں وارننگ لیٹر ملا تھا۔ان کے ساتھ ایک سال کی ایلول،آٹھ سال کا ایمرے،سات سال کا یوسف اور چھ سال کا موسیٰ آیا تھا،لیکن ان کے والد ساتھ نہیں آئے تھے۔

NOVEL E MEHAR

جب فاطمہ نور نے وارننگ لیٹر پڑھا تو انہیں یہ بھی پتہ چلا کہ ساجد یلدیرم یہاں پر ہے۔

اس رات سب سو رہے تھے،بس فاطمہ نور،ساجد اور خالد جاگ رہے تھے اور ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔

Umarım okumuşsundur"

(مجھے امید ہے آپ نے پڑھ لیا ہو گا)۔

ساجد نے کہا۔

"Evet okudum ama hiçbir şey yapmıyorum çünkü hepsi benim hatam değildi"

(جی،میں نے پڑھ لیا لیکن میں کچھ نہیں کروں گی کیونکہ یہ سب میری غلطی نہیں تھی)،

فاطمہ نور نے جواب دیا۔

"Tamam o zaman... Sacid sana Eylül'ün adını o mektuba yazmanı söylemiştim... adını yazmadın mı?"

(ٹھیک ہے...ساجد،میں نے تم سے کہا تھا کہ ایلول کا نام اس خط میں لکھیں...تم نے نہیں لکھا تھا کیا؟)

NOVEL-E-MEHAR

"Hayır, ben yazdım kardeşim"

(نہیں نہیں،میں نے لکھا تھا بھائی)،ساجد نے جواب دیا۔

"Ah beni tehdit ediyorsun... ama seni dinlemeyeceğim o yüzden evimden çık ve çocuklarımdan uzak dur"

(اوہ، تو تم مجھے دھمکی دے رہے ہو... لیکن میں تمہاری بات نہیں سنوں گی اور اب میرے گھر سے نکل جاؤ اور میرے بچوں سے دور رہو)، فاطمہ نور نے کہا۔

"Bu arada seni tehdit etmeyi sevmiyorum, sadece paramı ve hisselerimi geri istiyorum"

(مجھے شوق نہیں تمہیں دھمکی دینے کا، مجھے تو بس اپنے پیسے اور شیئرز چاہیے)، ساجد نے جواب دیا۔

NOVEL-E-MEHAR

اب وہ اونچی آواز میں باتیں کر رہے تھے، ایمرے اٹھ کر آ گیا لیکن وہ تو چھوٹا تھا، اسے کیا سمجھ کہ کیا ہو رہا تھا۔ یہی وہاں بیٹھے تینوں افراد کی بھول تھی۔

ایمرے نے اپنی ماما کو اور ساجد کو غصے میں بولتے ہوئے سنا۔ وہ کچھ خوفزدہ ہو گیا اور آہستہ سے اپنی ماما کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔

فاطمہ نے ایمرے کو دیکھا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"ایمرے، بیٹا، جاؤ اپنے کمرے میں واپس جاؤ اور سو جاؤ۔" اس نے نرمی سے کہا۔

"ماما، کیا ہوا؟" ایمرے نے معصومیت سے پوچھا۔

"کچھ نہیں بیٹا، بس بڑے لوگوں کی باتیں ہیں۔ تم جا کر سو جاؤ۔" فاطمہ نور نے اسے تسلی دی۔

ایمرے واپس اپنے کمرے میں چلا گیا وہ مطمئن تو نہیں ہوا تھا لیکن کچھ بولنا بیکار تھا اس وقت، فاطمہ نور کے دل میں ایک خوف بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ساجد یلدیرم کی دھمکیاں سنجیدہ تھیں اور وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔

فاطمہ نے ساجد کو دوبارہ مخاطب کیا،

"تمہیں اپنے پیسے اور شیئرز واپس مل جائیں گے، لیکن تم میرے خاندان سے دور رہو۔ یہ آخری بار ہے کہ میں تمہیں اپنے گھر میں دیکھ رہی ہوں۔"

ساجد نے غصے سے اپنی مٹھی بند کی اور کہا،

"یہ آخری بار نہیں ہے، فاطمہ۔ تمہیں میرے پیسے واپس کرنے ہوں گے ورنہ نتائج بھگتنے کے لیے تیار رہو۔"

NOVEL E MEHAR

یہ کہہ کر ساجد اور خالد وہاں سے نکل گئے۔فاطمہ نے گہری سانس لی اور اپنے آنسوؤں کو روکتے ہوئے خود کو مضبوط کیا۔اسے معلوم تھا کہ اسے اپنے بچوں کی حفاظت کرنی ہے اور ساجد یلدیرم جیسے لوگوں سے نمٹنا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکستان آئے ہوئے ایلول کو آج تیسرا دن ہو گیا تھا اور آج انابیہ کا ولیمہ تھا۔پھر کل اس کی فلائٹ تھی اور ایک دن بعد اس کی یونیورسٹی دوبارہ سے کھلنے والی تھی۔

آج اس نے سوچا کہ سات بجے تیار ہونا شروع کرے گی۔اس نے آج سیاہ رنگ کا لہنگا پہنا، اس پر سنہرے رنگ کا کام ہوا تھا۔اس کے بھورے بال آج بھی کھلے تھے لیکن آج اس نے پارلر سے اپنے بال بنوائے تھے۔نو بجے تک وہ تیار ہو گئی اور پھر ڈرائیور کو کال کی۔

NOVEL-E-MEHAR

ہال پہنچنے کے بعد کافی دیر تک وہ سٹیج کے سامنے صوفے پر بیٹھی اپنے موبائل پر ریلز اسکرول کرتی رہی۔وہاں صوفے پر اور بھی لوگ بیٹھے تھے، لیکن اسے ان سب سے کیا غرض تھی۔ وہ وہیں بیٹھی رہی۔تھوڑی دیر میں اسے بوریت ہونے لگی،اسے دور سے ہی عائشہ نظر آ گئی۔ عائشہ،انابیہ اور اس کی اے لیولز میں بہت اچھی دوستی تھی،تینوں کا ایک گروپ بنا ہوا تھا۔

اس نے دور سے ہاتھ ہلایا تا کہ عائشہ دیکھ لے۔عائشہ نے جب اسے دیکھا فوراً اس کی طرف آئی۔

"اوہ، تم بھی آئی ہو؟" عائشہ نے حیران ہو کر ایلول سے پوچھا۔

"جی، میں بھی آئی ہوں۔ بس دو دن پہلے آئی تھی... ویسے کل شادی میں کیوں نہیں آئی؟"

"کل بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تو وہاں پر تھی۔ تم سناؤ، ترکی میں کیسا چل رہا ہے؟"

"ترکی میں ابھی چھٹیاں چل رہی تھیں تو آ گئی یہاں پر، باقی بہت مزہ آ رہا ہے۔"

"وہ دیکھو، امل اور علیشہ بھی آ گئیں۔" اس نے سامنے آتی ہوئی دو لڑکیوں کی طرف اشارہ کیا۔

آخر کار ولیمہ بھی ختم ہوا۔ اب بس کل اسے دوبارہ ترکی جانا تھا، وہی یونیورسٹی، دوستیں، مجرم بھائی کے پاس... اوہ، یاد آیا وہ بات، ماما والی بات... وہ تو بھول ہی گئی... اس کا بھی تو سچ جاننا ہے مجھے۔ یہی سوچتی ہوئی وہ گھر پہنچ گئی، کافی تھکی ہوئی تھی لیکن پھر بھی اسٹور روم سے جو جو پیپرز، فائلز اور باقی چیزیں اٹھائی تھیں، اس نے اٹھائیں اور اپنے سوٹ کیس میں رکھ دی۔ پھر وہ سونے لیٹ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میں نے ہر ممکن کوشش کی کہ وہ ساری بات اُگل دے لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا، وہ بہت ڈھیٹ تھا، اس نے کچھ نہیں بولا۔ میں نے دھمکیاں بھی دیں، تشدد بھی کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، اس نے یو ایس بی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔"

سامنے کھڑے شخص نے بے بسی کے عالم میں کہا۔

"تم ہار گئے، تم کچھ نہیں کر سکے... اب ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ آگے کیا کرنا ہے، لیکن پہلے ایک دوسرا کام ہو جائے پھر۔"

کرسی پر بیٹھا شخص اب اپنے موبائل پر کسی کو میسج کر رہا تھا، پھر اس نے کسی کو فون کیا، تین چار ہدایات دیں، کچھ سوال کیے اور حیران ہو کر فون رکھ دیا۔

سامنے کھڑے شخص نے سوچا کہ وہ پوچھے کہ کیا ہوا، لیکن جو کرسی پر بیٹھا تھا، اس نے کرسی سے اپنا کوٹ اٹھایا اور کمرے سے بغیر کچھ کہے چلا گیا۔

NOVEL-E-MEHAR

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج سڑکوں پر رش نہیں تھا تو وہ پندرہ منٹ میں ہی ایئرپورٹ پہنچ گئی۔ اس نے جلدی سے اپنے سامان کی چیکنگ کروائی اور اب بس پانچ منٹ باقی تھے، جہاز کو آنے میں۔ اگر وہ تھوڑا جلدی اٹھ جاتی تو انابیہ سے بھی مل لیتی لیکن اگر ابھی فلائٹ مس ہو جاتی تو نیکسٹ فلائٹ

تک یہیں رہنا پڑتا اور اب اسے یہاں بھی بوریت ہو رہی تھی۔ نہ اس کی کورین دوستیں تھیں نہ ہی وہ ٹورسٹ اٹریکشن پوائنٹس جہاں وہ گھوم سکتی۔ خیر، جلدی جلدی اس نے جہاز میں سامان رکھا اور بیٹھ گئی۔

ایلول نے جہاز میں بیٹھ کر سکون کا سانس لیا اور اب وہ سوچ رہی تھی کہ اس کی ماما کی موت کا خلاصہ ترکی میں ہی ہو گا۔ کون تھا وہ جس نے یہ سب کیا؟ کیا واقعی اس کے بابا وہ سب کرنے والے تھے؟ یہ سوچتے ہوئے اس کے دماغ میں ایک خیال آیا کہ اسے بتایا گیا تھا کہ اس کی ماما کی موت پلین کریش میں ہوئی تھی۔ اور بھی تھوڑی بہت معلومات تھیں، تو اس نے سوچا کہ کیوں نہ ترکی کے ایئرلائن آفس جا کر سچ کا پتہ لگائے۔ اور کچھ اس طرح کہ وہ ایک جرنلسٹ کی حیثیت سے وہاں جائے اور معلوم کرے کہ کیا واقعی کوئی پلین اس تاریخ کو کریش ہوا تھا یا یہ سب فرضی تھا، جیسے ایمرے کا انٹیلیجنس آفیسر ہونا۔

NOVEL-E-MEHAR

اس کے دماغ میں یہ خیالات کیسے آئے، وہ خود نہیں جانتی تھی، بس اتنا جانتی تھی کہ اس کے قریب لوگ نہیں دشمن ہیں جو کبھی بھی کسی بھی وقت اس پر حملہ آور ہو سکتے ہیں۔

ایلول نے دوبارہ ترکی کی سرزمین پر قدم رکھا لیکن اس بار ایمرے نہیں تھا جو اسے لینے آتا اور نہ ہی اس کے بابا کا کوئی پیغام آیا تھا کہ وہ نہیں آسکیں گے۔اس نے ایئرپورٹ سے گاڑی بک کی لیکن اپنے گھر نہیں گئی بلکہ ایک ہوٹل میں رکی۔

ایلول نے مرمرا ہوٹل میں ایک کمرہ بک کیا اور وہاں پر اپنا تھوڑا سا سامان نکال کر بیڈ پر رکھ دیا جس کی اسے ضرورت تھی۔اس نے اپنا گیٹ اپ بالکل بدل دیا، ہلکے نیلے رنگ کی آفس شرٹ کے نیچے سیاہ پینٹ پہنی اور اوپر بلیک کوٹ پہنا لیکن آج لانگ کوٹ نہیں پہنا۔ایک ہاتھ میں چین پہنی اور دوسرے میں رسٹ واچ، بال آج کھلے نہیں رکھے،اس نے پونی ٹیل بنالی، نیچے ہیلز پہنی تھیں لیکن بس اپنا لک چینج کرنے کے لیے، ورنہ اسے ہیلز پہننا اچھا نہیں لگتا تھا۔ویسے بھی وہ اپنے پرانے لک میں بھی جاتی تو بھی وہاں ایسا کون تھا جو اتنے بھرے مجمع میں اسے پہچان لے کہ

NOVEL-E-MEHAR

"یہ تو ایلول ہے، ساجد یلدیرم کی بیٹی اور ایمرے کی بہن"، ایسا تو کوئی نہیں کرے گا اور نہ ہی وہ کوئی سیلیبرٹی ہے جو لوگ اس کے پاس آئیں گے آٹو گراف کے لیے۔

اس نے کار بک کی اور ترکی ایئرلائن آفس جانے کا ایڈریس بتایا۔۔اب وہ آفس کے سامنے کھڑی تھی، اس سے ہیلز میں چلا نہیں جا رہا تھا، وہ یہی سوچ رہی تھی کہ بہت فیل ہو گیا، زیادہ اچھا تھا کہ وہ ہیلز نہ پہنتی، بیکار میں پہن لی۔

اس نے ریسپشن پر جا کر بتایا کہ اسے کچھ رپورٹس لکھنی ہیں ترکی میں ہونے والے پلین کریشنز کے بارے میں۔ منیجر جو وہاں کھڑا تھا، اس نے ایک طرف اشارہ کیا اور کہا کہ وہاں سے ساری اس کے مطابق معلومات مل جائیں گی۔

وہ اس طرف چل پڑی، سامنے ہی ایک کمرہ تھا، اس پر ناک کیا۔ اندر جو تھا، اس نے آنے کا کہا۔ اسے ایک دم خوف محسوس ہوا کہ ایمرے تو سب کر سکتا ہے، اگر اندر ایمرے ہوا تو...

"تم ایمرے سے اتنا ڈرتی کیوں ہو... ڈرتی نہیں ہوں، بس اسے دیکھنا نہیں چاہتی... خیر چھوڑو، بس اندر چلو، کوئی ایمرے اندر نہیں ہوگا۔"

وہ اندر گئی۔

"Selam, size nasıl yardımcı olabilirim... adınız?"

NOVEL-E-MEHAR

(سلام، میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں... آپ کا نام؟)

"Adım Eylül Yıldırım... ve Türkiye'de düşen uçakların sayısıyla ilgili bir rapor yazıyorum."

(میرا نام ایلول یلدیرم ہے... اور میں ایک رپورٹ لکھ رہی ہوں جس میں مجھے ترکی میں جو جو پلین کریش ہوئے ہیں، ان کا لکھنا ہے۔)

"Tamam o zaman bana hangi yılda olduğunu söyle."

(ٹھیک ہے، پھر آپ مجھے سال بتائیں پہلے۔)

ایلول نے پہلے ۲۰۰۲ کہا، پھر ۲۰۰۳، پھر ۲۰۰۴، پھر ۲۰۰۵۔اس نے بھی نمبر بتادیے، پھر اس نے خاص تاریخیں بتائیں: ۵دسمبر ۲۰۰۲، ۱۰دسمبر ۲۰۰۳، ۲۰دسمبر ۲۰۰۴اور آخر میں ۲۸دسمبر ۲۰۰۵ (اس نے اپنی ماما کے ڈیتھ سرٹیفیکیٹ سے یہ تاریخ دیکھی تھی اور بس اسی تاریخ کے بارے میں تو اسے پوچھنا تھا)، لیکن اس آفیسر کے جواب نے اسے ہلا کر رکھ دیا۔

اس نے یہ جواب دیا کہ ۲۸دسمبر ۲۰۰۵ کو کوئی بھی پلین پاکستان سے ترکی نہیں آیا اور نہ ہی کسی پلین کو آنا تھا، تو کریش بھی نہیں ہو سکتا تھا، تو کوئی پلین کریش نہیں ہوا۔

ایلول نے آگے کوئی اور بات نہیں کی اور اٹھ کر ترکی ایئرلائن آفس سے باہر آگئی۔ پھر ایک دم سے ایک آدمی نے اسے آواز دی، اس نے بے خیالی میں پیچھے مڑ کر دیکھا، وہ اس کی طرف بھاگتا ہوا آرہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں فون تھا، اس نے وہ فون ایلول کو دیا اور وہاں سے چلا گیا۔ اس نے اپنا فون بھی وہیں چھوڑ دیا تھا، اچھا ہوا اس آدمی نے لا کر دے دیا۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ کار میں بیٹھ گئی اور دوبارہ مرمرا ہوٹل پہنچ گئی، اپنا سامان پیک کیا۔ ابھی رات کے 9 بج رہے تھے۔ می چا کے گھر وہ پہلے بھی گئی تھی ایک دو دفعہ گروپ اسٹڈی کے لیے، تو اسے راستہ معلوم تھا۔ وہاں صرف وہی اکیلی رہتی تھی، اس کی فیملی ساؤتھ کوریا میں تھی لیکن کبھی کبھار اس کی بہن بھی یہاں آجاتی تھی۔

اس نے اس وقت می چا کے گھر جانے کا سوچا۔

ایلول نے ڈور بیل بجائی، می چا نے دروازہ کھولا۔

"Hey Eylul, you are back... come inside!"

اوہ ایلول، تم آگئی۔۔۔۔اندر آؤ

می چا کو اسے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی

NOVEL-E-MEHAR

"How was your friend's wedding?"

تمہاری دوست کی شادی کیسی رہی؟

"It was good, a little bit boring... can I stay in your house for two days?"

اچھی رہی، تھوڑی بورنگ تھی۔۔۔۔ کیا میں دو دن تمہارے گھر رہ سکتی ہوں؟

"Is this a thing to ask? Sure, you can live here with me and I would love that you will stay here and then we will enjoy, but from tomorrow classes will resume."

"یہ کوئی پوچھنے والی بات ہے؟، تم یہاں میرے ساتھ رہ سکتی ہو اور مجھے اچھا لگے گا کہ تم یہاں رکو اور ہم مزے کریں گے، لیکن کل سے کلاسز شروع ہو جائے گی"

"No worries, till then we can enjoy... so first let's make food because I am hungry."

"کوئی مسئلہ نہیں، تب تک ہم لطف اندوز ہو سکتے ہیں... تو پہلے کھانا بنا لیتے ہیں کیونکہ مجھے بھوک لگی ہے"

NOVEL-E-MEHAR

"Yes sure, you may sit here, I will bring something for you."

"ہاں ضرور، تم یہاں بیٹھو، میں تمہارے لیے کچھ لاتی ہوں۔"

"Let's cook together... you will make any Turkish dish and I will make a Korean dish... okay."

"چلو مل کر پکائیں... تم کوئی بھی ترک ڈش بناؤ اور میں کورین ڈش بناؤں گی... ٹھیک ہے۔"

ایسا لگ رہا تھا کہ ایلول سب بھول گئی لیکن نہیں، وہ بھولی نہیں تھی۔ وہ بس اپنے مسائل خود سے حل کرنے کی عادی تھی، وہ کسی کو اپنے حالات سے واقف نہیں ہونے دیتی تھی کیونکہ لوگ بُرے حالات سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں جس سے اسے شدید نفرت ہے۔

می چا نے کھانے کے لیے تو کچھ نہیں بنایا اس نے سویٹ ڈش میں بادام کے آٹے اور طحینی کی کوکیز بنائیں کیونکہ اسے بیکنگ کا بہت شوق ہے۔

NOVEL-E-MEHAR

ایلول نے جاپچے بنائی، وہ بھی بہت مشکل سے اس سے بنی۔

کھانا بناتے وقت دونوں نے مل کر بہت مزہ کیا۔ ایلول کو کچھ دیر کے لیے اپنے تمام مسائل بھولنے کا موقع ملا۔ لیکن اس کے دل میں وہ تمام سوالات اور شک وشبہات ابھی بھی موجود تھے جن کا جواب اسے تلاش کرنا تھا۔

"ایلول، تمھیں یہاں آکر بہت اچھا لگا۔ ہم نے بہت مزہ کیا آج رات۔" می چا نے کہا۔

کھانا کھانے کے بعد دونوں نے مووی دیکھنے کا پلان بنایا۔مووی ابھی آدھی بھی نہیں ہوئی تھی کہ دونوں وہیں بیٹھی سو گئیں۔ایلول نے می چا کے کندھے پر اپنا سر رکھا ہوا تھا اور می چا نے ایلول کے سر پر اپنا سر رکھا تھا۔دونوں اسی پوزیشن میں صوفے پر بیٹھی سو گئی تھیں۔ لیپ ٹاپ سے نکلنے والی روشنی سے دونوں کے چہرے چمک رہے تھے۔

وہ بالکل اسی طریقے سے سو رہی تھیں جیسے پہلے ایک دفعہ ایمرے سو گیا تھا،یلدز کو ٹریک کرتے ہوئے۔وہ رات بھی عجیب تھی،اس نے جو ایمرے کے ساتھ کیا تھا۔ممت کا وہ میسج، نہ جانے کس کو مارنے کی باتیں ہو رہی تھیں، لیکن اس کے بعد سے اب تک ایلول نے کبھی دوبارہ ایمرے پر اعتماد نہیں کیا جیسے ایک بہن کو اپنے بھائی پر ہونا چاہیے۔

پوری رات اسی طرح دونوں سوتی رہیں۔اس چیز کا بھی ہوش نہیں تھا کہ کل یونیورسٹی تھی۔ لیکن اب تو صبح ہو گئی تھی، گرمیوں کے دن دوبارہ آ گئے تھے۔سورج زور سے چمک رہا تھا۔ سورج کی روشنی ان دونوں کے چہروں پر پڑی۔ایک دم سے ایلول کی آنکھ کھلی،وہ ایک دم سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔می چا بھی اٹھ کر بیٹھ گئی۔دونوں نے اپنی آنکھیں ملیں۔ایلول نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر پھیرا جس سے اس کے بال تھوڑے ٹھیک ہو گئے۔

NOVEL-E-MEHAR

دونوں جلدی جلدی یونیورسٹی کے لیے تیار ہوئیں۔دونوں نے اسی سے جلدی جلدی ناشتہ کیااور ساتھ ہی ایپل جوس کی بوتل تھی،دونوں فوراًایم 2لائن میٹروبس کے لیے بھاگیں، انہیں کافی دیر ہو گئی تھی،پہلی کلاس تو یقیناً مس ہو گئی تھی جو سب سے اہم ہوتی ہے۔

یونیورسٹی پہنچ کر دونوں کو جھٹکا لگا۔ایسا جھٹکا کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔بہت شرمندگی ہوئی اور دونوں میٹرو سے گھر واپس آگئیں۔جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوئیں،می چاز ور سے ہنسی اور ایلول کی کمر پر ہاتھ مارا۔ایلول بھی بہت زور سے ہنسی اور پھر دونوں نے پاگلوں کی طرح ہنسنا شروع کر دیا۔پورے راستے جس ہنسی کو روک کر بیٹھی تھیں،وہ اب اور نہیں رک سکتی تھی۔دونوں کو اپنی بے وقوفیوں پر غصہ آرہا تھا کیونکہ آج سے یونیورسٹی تھی ہی نہیں،وہ تو کل سے تھی۔آج تو صرف سیکیورٹی گارڈ بیٹھا تھا۔

ابھی دونوں کی ہنسی بند نہیں ہوئی تھی کہ ایلول کے پاس کسی کا میسج آیا۔اس نے اپنے بیگ سے اپنا فون نکالا اور دیکھا کہ وہ کوئی میل تھی ترکیش ایئرلائن ایجنسی کی طرف سے۔اس دن جو وہ وہاں گئی تھی تو اپنا ای میل ایڈریس دے کر آئی تھی۔اس نے اس کو کھول کر ۲۰۰۵ والے کالم میں پہلے دیکھا،اس سال کوئی پلین کریش نہیں ہوا تھا۔اور پھر اس نے ۲۸ دسمبر کی تاریخ دیکھی تو اس پر تو پاکستان سے ترکی کوئی پلین گیا ہی نہیں۔اب بس اسے یہ سوچنا تھا کہ وہ جب سب کو اس حقیقت سے آگاہ کرے گی تو ثبوت چاہیے ہو گا کہ یہ سب کچھ

اس کے بابا اور تایا ابو نے کیا ہے۔اس کا پتہ نہیں کہ چچا بھی ساتھ ملے ہوئے تھے یا نہیں لیکن بابا اور تایا ابو کا کنفرم تھا۔

لیکن کیسے... کیسے میں ثابت کروں کہ وہی لوگ قاتل ہیں... ایلول جس کے گھر ابھی تم تقریباً ایک سال رہی،اسی کو تم قاتل بنا دو گی... کیوں بناؤں گی، کیوں بنا دوں گی،وہ تو پہلے ہی ہے... بنانے کی ضرورت تھوڑی ہے... کیا کروں، سمجھ نہیں آرہا مجھے بالکل... ایمرے سے مدد لو... نہیں،وہ بھی تو مجرم ہے... ویسے آئیڈیا اچھا ہے، مجرم کو پکڑنے کے لیے بھی تو مجرم ہی کام آئے گا نا۔

یونیورسٹی تو آج تھی ہی نہیں، تو دونوں نے دوبارہ اپنے عام گھر والے کپڑے پہن لیے۔ می چا کتابیں پڑھ رہی تھی، جبکہ ایلول صوفے پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر ویسے ہی دیکھ رہی تھی لیکن اس کے دماغ میں بس یہی چل رہا تھا کہ وہ سب کیسے کرے۔اسے کسی کی مدد نہیں چاہیے تھی۔ اسے اپنے مسئلے خود حل کرنے آتے تھے۔ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ماما کی کمپنی کا کوئی مل جائے اور اس کو کچھ پتہ ہو۔

اس نے تیزی سے اپنے سوٹ کیس سے وہ فائلیں نکالیں جو وہ گھر سے لے آئی تھی۔اس میں سے اس نے فاطمہ نور ٹریڈ والی فائل کھولی۔اس پر ایڈریس بھی تھا۔ترکی میں مین برانچ تھی،

NOVEL-E-MEHAR

باقی یوکرین، بیلجیئم، سعودی عرب میں بھی برانچز تھیں۔ ترکی میں جو مین برانچ تھی، اس کا ایڈریس دیکھ کر وہ فوراً می چا کے کمرے کی طرف بھاگی۔

کیا ہوا، ایسے بھاگتی ہوئی کیوں آرہی ہو؟" می چا نے انگریزی میں ہی کہا۔

"کچھ نہیں، بس ایک کام آگیا ہے، وہ کر کے میں آتی ہوں رات تک، ٹھیک؟"

یہ کہہ کر ایلول نے اپنے کپڑے بدلے۔ اس نے کوئی فینسی کپڑے نہیں پہنے، بس شرٹ پہنی، اس کے اوپر جینز کی جیکٹ اور نیچے بھی جینز کی پینٹ پہنی۔ اپنا چھوٹا سا کلچ ہاتھ میں لیا، اس میں موبائل ڈالا اور اپنا آئی ڈی کارڈ بھی۔

"ٹھیک ہے، میں جارہی ہوں"

یہ کہہ کر وہ جلدی سے گھر سے باہر نکلی۔ می چا نے کورُوریذیڈنس میں دو بیڈروم والا اپارٹمنٹ لیا ہوا تھا اور ایلول کی ماما کی کمپنی کی مین برانچ کراکولہا نے جادسی کے قریب تھی۔ اس کو وہاں پہنچنے میں ۷ امنٹ لگے۔

وہاں کہیں پر اس کی ماما کی کمپنی کا نام نہیں لکھا تھا۔ لوگوں سے پوچھا لیکن کسی کو کچھ نہیں پتا تھا۔ اب وہ اتنی بڑی جگہ پر اس کی امی کی کمپنی کہاں سے ڈھونڈے۔ وہ بہت امیدوں کے ساتھ وہاں آئی تھی لیکن اب وہ کیا کرتی، بس اس نے ادھر ہی سڑکوں پر چلنا شروع کر دیا کہ

NOVEL E MEHAR

شاید کہیں اسے وہ کمپنی نظر آجائے۔ لیکن کیا بے وقوفی تھی،۱۹ سال پہلے ہوگی وہ کمپنی یہاں پر۔ اب تو نہ جانے کتنے لوگوں نے اس زمین کو خرید لیا ہوگا۔

پھر بھی اس نے ہار نہیں مانی۔ اس نے اپنے بیگ سے وہ کارڈ نکالا جو اسے اس فائل سے ملا تھا۔ اس نے اسی ایڈریس کو بلکل اچھے سے فالو کیا۔ وہ بالکل اس جگہ پر پہنچ بھی گئی لیکن وہاں وہ کمپنی نہیں تھی۔ اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا کیونکہ وہاں ایک ریسٹورانٹ تھا جس کا نام "مون لائٹ ریسٹورانٹ" تھا۔ اس کے اندر ایک اور امید جاگی کہ اگر وہ اس کے مالک سے مل لے تو اس سے یہ پوچھ سکتی ہے کہ یہ زمین کس سے خریدی تھی۔ پھر وہ جا کر اس سے مل لے گی۔

اس امید کے ساتھ اس نے ریسٹورانٹ کے گیٹ کو دھکیلا، وہ شیشے کا دروازہ تھا۔ ریسٹورانٹ اندر سے کافی عالی شان تھا، لوگوں کی چہل پہل اتنی نہیں تھی لیکن ریسٹورانٹ کو دیکھ کر بس اتنا معلوم ہوتا تھا کہ وہ بھی نیا نہیں کھلا، وہ بہت پرانا بنا ہوا ہے۔

وہ کسی میز کی طرف نہیں بڑھی، وہ سیدھی اس دروازے کی طرف گئی جہاں سے اس نے ایک آدمی کو باہر آتے دیکھا۔ اس نے تکلف بلکل نہیں کیا اور دروازہ کھول کر اندر چلی گئی۔ وہاں پر ایک جوان لڑکی اور ایک بڑی عمر کی خاتون کھانا پکا رہی تھی۔ یہ ضرور ریسٹورانٹ کا

کچن ہی تھا۔وہ جو آدمی ابھی دروازے سے باہر گیا تھا،وہ آرڈر دے کر واپس آگیا۔اس نے ایلول کو دیکھا تو فوراً پوچھا۔

"Hey kızım, burada ne yapıyorsun?"

(ہیے لڑکی،تم یہاں کیا کر رہی ہو؟)

اس نے بہت مودب انداز میں کہا۔اس کی اس آواز کو سن کر دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اسے سمجھ نہیں آیا کہ اب کیا کرے۔

اچانک سے بڑی عمر والی خاتون نے اسے اس کے نام سے پکارا۔وہ کون تھی جو اسے اس کے نام سے جانتی تھی۔

NOVEL-E-MEHAR

"Eylul.. are you Eylul?"

(ایلول...کیا تم ایلول ہو؟)

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ان کو بتانا ٹھیک تھا بھی یا نہیں،لیکن اس نے تب بھی ہاں میں اپنا سر ہلا دیا۔وہ ایک دم اس کی طرف بڑھی۔اسے بہت عجیب لگ رہا تھا کہ وہ جس سے اپنی زندگی میں پہلی بار مل رہی ہے،وہ اسے کیسے جانتی ہے۔

☆☆☆☆☆حصہ اول کا اختتام☆☆☆☆☆

Writer instagram id @psyco_writer95

NOVEL-E-MEHAR